Regd. No. D. 67

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

ہفت روزہ
بدر
قادیان

جلد ۱۹ — شمارہ ۴۸

The Weekly Badr Qadian

ایڈیٹر:
محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر:
خورشید احمد انور

بجرم کہ وقت تو نزدیک رسید
و پائے محمدیاں برمنار بلند تر محکم افتاد

شرح چندہ
سالانہ ۱۰ روپے
ششماہی ۵ روپے
ممالک غیر ۲۰ روپے
فی پرچہ ۲۵ نئے پیسے

۲۵ رمضان ۱۳۹۰ ہجری	۲۶ نبوت ۱۳۴۹ ہجری شمسی	۲۶ نومبر ۱۹۷۰ عیسوی

اخبار احمدیہ

قادیان ۲۴ نبوت (نومبر)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق موصولہ اطلاعات مظہر ہیں کہ حضور انور کو ۱۳ نبوت سے درد نقرس کی شدید تکلیف ہوگئی۔ ۱۹ نبوت کی رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت پہلے کی نسبت تو بہتر ہے لیکن ابھی پوری طرح آرام نہیں آیا۔ نیز نسنت کی بھی تکلیف ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

قادیان ۲۴ نبوت۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں الحمد للہ۔

★ — مقامی طور پر ہر دو مساجد میں رات کے وقت نماز تراویح اور ظہر تا عصر مسجد اقصیٰ میں درس القرآن کا سلسلہ جاری ہے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب نے اٹھارویں سپارہ سے بائیسویں سپارے تک درس دیا۔ بعدہٗ علی الترتیب مکرم مولوی بشیر احمد صاحب ظاہر اور مولوی خورشید احمد صاحب انور دو دو سپاروں کا درس دے رہے ہیں۔ آخری چار سپاروں کا درس مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری دیں گے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ سب احباب جماعت کو رمضان اور قرآن کریم کی برکات سے وافر حصہ دے۔ آمین۔

زیارتِ صالحین اور علمِ دین حاصل کرنے کی خاطر سفر کرنا موجبِ ثوابِ کثیر اور اجرِ عظیم ہے

جلسہ سالانہ کی عظمت، اہمیت اور عظیم الشان اغراض و مقاصد

بانئ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رُوح پرور ارشادات کی روشنی میں

قادیان میں جماعتِ احمدیہ کا اُناسی ۷۹ واں سالانہ جلسہ بتاریخ ۱۸-۱۹-۲۰ فتح ۱۳۴۹ ہش مطابق ۱۸-۱۹-۲۰ دسمبر ۱۹۷۰ء منعقد ہو رہا ہے۔ جملہ احباب جماعت کو اس بابرکت اور سراسر روحانی اجتماع میں بکثرت شریک ہونے اور اس سے کما حقہٗ مستفید ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اس عظیم الشان جلسہ کی عظمت و اہمیت اور بے مثال اغراض و مقاصد سے کما حقہٗ استفادہ کرنے کے بارے میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں:-

"تمام مخلصین داخلین سلسلہ بیعت اس عاجز پر ظاہر ہو کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے کہ تا دُنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دل پر غالب آجائے اور ایسی حالتِ انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفرِ آخرت مکروہ معلوم نہ ہو۔ لیکن اس غرض کے حصول کے لئے صحبت میں رہنا اور ایک حصہ اپنی عمر کا اس راہ میں خرچ کرنا ضروری ہے۔ تا اگر خدا تعالیٰ چاہے تو کسی برہانِ یقینی کے مشاہدہ سے کمزوری اور ضعف اور کسل دُور ہو اور یقینِ کامل پیدا ہو کر ذوق و شوق پیدا ہو جائے۔ سو اس بات کے لئے ہمیشہ فکر رکھنا چاہیئے۔ اور دعا کرنی چاہیئے کہ خدا تعالیٰ یہ توفیق بخشے۔ اور جب تک یہ توفیق حاصل نہ ہو کبھی کبھی ضرور ملنا چاہیئے۔ کیونکہ سلسلۂ بیعت میں داخل ہو کر پھر ملاقات کی پرواہ نہ رکھنا، ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہوگی۔ اور چونکہ ہر ایک کے لئے بباعثِ ضعفِ فطرت یا کمیٔ مقدرت یا بُعدِ مسافت یہ میسر نہیں آسکتا کہ وہ صحبت میں آکر رہے یا چند دفعہ سال میں تکلیف اٹھا کر ملاقات کے لئے آوے کیونکہ اکثر دلوں میں ابھی ایسا اشتعالِ شوق نہیں کہ ملاقات کے لئے بڑی بڑی تکالیف اور بڑے بڑے حرجوں کو اپنے اوپر روا رکھ سکیں۔ لہٰذا قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں چند روز ایسے جلسہ کے لئے مقرر کئے جائیں جس میں تمام مخلصین اگر خدا تعالیٰ چاہے بشرطِ صحت و فرصت اور عدمِ موانع تاریخ مقررہ پر حاضر ہو سکیں۔ تو حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربانی باتوں کو سُننے کے لئے اور دعا میں شریک ہونے کے لئے اس تاریخ پر آجانا چاہیئے۔

● — اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سُنانے کا شغل رہے گا۔ جو ایمان اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں۔

● — نیز اُن دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہوگی اور حتی الوسع بدرگاہِ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدا تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی اُن میں بخشے۔

● — ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر ایک نئے سال میں جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے مُنہ دیکھ لیں گے۔ اور روشناس ہو کر آپس میں رشتۂ تودد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا۔

● — جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا۔ اس جلسہ میں اس کے لئے مغفرت کی جائے گی۔

● — تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کے لئے اور ان کی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اُٹھا دینے کے لئے بدرگاہِ حضرت عزت جل شانہٗ کوشش کی جائے گی —— اور

● — اس روحانی جلسہ میں اور بھی روحانی فوائد اور منافع ہوں گے۔ جو انشاء اللہ القدیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے۔

اور کم مقدرت احباب کے لئے مناسب ہوگا کہ پہلے ہی سے اس جلسہ میں حاضر ہونے کا فکر رکھیں اور اگر تدابیر اور قناعت شعاری سے تھوڑا تھوڑا سرمایہ خرچ سفر کے لئے ہر روز یا ماہ بماہ جمع کرتے جائیں اور الگ رکھتے جائیں تو بلا توقف سرمایہ میسر آجائے گا۔ گویا یہ سفر مفت میسر ہو جائے گا۔"

(آسمانی فیصلہ)

قادیان میں جماعت احمدیہ کا اُناسی ۷۹ واں سالانہ جلسہ بتاریخ ۱۸-۱۹-۲۰ فتح ۱۳۴۹ ہش مطابق ۱۸-۱۹-۲۰ دسمبر ۱۹۷۰ء منعقد ہوگا

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۶ نبوت ۱۳۴۹ ہش

مشرقی پاکستان میں قیامت خیز طوفان

تیرہ نومبر جمعہ کے دن علی الصبح مشرقی پاکستان میں جو قیامت خیز طوفان آیا اور ہیبتناک تباہی ہوئی اس نے ساری دنیا کی توجہ کو اس طرف پھیر دیا ہے۔ کروڑوں کروڑ روپے کے مالی نقصان کے علاوہ چند ہی گھنٹوں میں لاکھوں نفوس لقمۂ اجل بن گئے۔ اور لاکھوں بے گھر ہو گئے۔ اس ہولناک تباہی کی تفصیلات اخباروں میں شائع ہو چکی ہیں۔ کسی قدر خلاصہ کے لئے ذیل کی چند خبریں ملاحظہ ہوں:۔

(۱) "ڈھاکہ۔ ۱۳ نومبر آج علی الصبح مشرقی پاکستان میں زبردست طوفان آیا جس کے نتیجہ میں جان و مال کا زبردست نقصان ہوا۔ طوفان کی رفتار ابتداء میں ۸۰ میل فی گھنٹہ تھی۔ لیکن رات میں اس کی رفتار ۱۲۰ میل فی گھنٹہ تک جا پہنچی۔ کھلنا اور کوکس بازار کے تمام علاقے زیرِ آب ہو گئے۔ بتایا گیا کہ ۱۷ پولیس سٹیشن طوفان سے متاثر ہوئے۔ کھلنا اور باریسال میں بھی طوفان آیا اور چار گھنٹے تک اس کا بہت زیادہ زور رہا۔ ۴ گھنٹے بعد اس کا زور ٹوٹ گیا۔ اور وہ تباہی و بربادی کے اپنے نشانات چھوڑ کر آسام کی طرف بڑھ گیا۔" (روزانہ الجمعیۃ دہلی ص۱ ۱۵/۱۱)

(۲) "کلکتہ ۱۴ نومبر۔ یہاں موصولہ اطلاعات کے مطابق مشرقی پاکستان میں طوفان سے زبردست تباہی ہوئی ہے۔ سمندر کی لہریں ۶ میٹر اونچی تھیں۔ ایک طیارچی کے بیان کے مطابق جس نے طوفان زدہ علاقوں پر پرواز کی، بتایا کہ وہاں پوری زندگی ختم ہو گئی ہے۔ اس حادثہ کو اس صدی کا سب سے بڑا حادثہ قرار دیا گیا ہے۔ سمندر کا پانی صاف پانی میں مل گیا اور اس طرح پینے کے پانی کی سپلائی میں رکاوٹ پڑ گئی۔" (الجمعیۃ دہلی ص۱ ۱۶/۱۱)

(۳) اخبار پرتاپ جالندھر میں اسے قیامت خیز طوفان قرار دیتے ہوئے ۱۶ نومبر کی اشاعت میں حسب ذیل خبر شائع ہوئی:۔

"ڈھاکہ ۱۵ نومبر۔ مشرقی پاکستان میں پرسوں جو ہولناک طوفان آیا تھا اس کے نتیجہ میں ہلاک ہونے والوں کا تازہ غیر سرکاری تخمینہ ایک لاکھ ستر ہزار کا ہے۔ جو لوگ گم ہوئے ہیں ان کی تعداد اب ایک لاکھ بتائی گئی ہے۔ کچھ چھوٹے چھوٹے جزیروں کا نام و نشان مٹ گیا ہے......

بھارت کے راشٹرپتی شری گری اور پردھان منتری شریمتی اندرا گاندھی نے اس المیہ کے سلسلہ میں پاکستان کے صدر یحییٰ خان کو دلی ہمدردی کے تار بھیجے ہیں۔ شریمتی اندرا گاندھی نے مشرقی پاکستان کے مصیبت زدہ لوگوں کو بھارت کے عوام کی طرف سے ۵ لاکھ روپے دینے کا اعلان کیا ہے۔" (بعد کی خبر ہے کہ ایک کروڑ روپیہ دیا)

(۴) اسی اخبار کی ۱۷/۱۱ کی اشاعت میں مشرقی پاکستان کے طوفان کو "دنیا کی سب سے بھیانک ٹریجڈی" قرار دیتے ہوئے ذیل کی خبر شائع ہوئی:۔

"کراچی ۱۵ نومبر۔ مشرقی پاکستان کے اضلاع کھلنا اور نواکھلی خصوصاً جزیرہ ہٹیا میں خوفناک سمندری لہر اور طوفان سے مرنے والوں کی تعداد کے بارے قطعی متضاد اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔ ایک غیر سرکاری اطلاع کے مطابق کھلنا ضلع میں دو لاکھ اور ہٹیا جزیرہ میں ایک لاکھ لوگ ہلاک ہونے کا اندازہ ہے۔ سرکاری اطلاع کے مطابق سمندری لہر ۳۰ فٹ اونچی تھی اور اس سے ۲۰۰۰ جزیرے اور ۱۰ ہزار مربع میل ایریا متاثر ہوا۔ نیوز ایجنسی رپورٹ کے مطابق پاکستان ریڈیو نے سرکاری حوالے سے کہا ہے کہ مرنے والوں کی تعداد ایک لاکھ تک پہنچ جائے گی۔ جزیرہ ہٹیا میں تین میٹر اونچی ٹی تک پانی چڑھا ہوا ہے۔ صرف نواکھلی کے جنوبی سرے پر ہی پانچ ہزار لاشیں ایک ساتھ پائی گئیں...... ایک برطانوی انجینئر رابرٹ رانگر نے ایک اڑان کے بعد بتایا کہ باریسال کے جنوب میں واقع جزیروں میں فوری طور پر بڑی مہم کی ضرورت ہے۔ ایک پندرہ فٹ اونچے ڈیم کے دونوں طرف اس نے ۸۰ لاشیں تیرتی دیکھیں جو کہ سڑاند پیدا کر رہی تھیں۔ کیونکہ انہیں دبانے والے لوگ کافی تعداد میں موجود نہیں۔ کچھ لوگ پاگلوں کی طرح اپنے مرنے والے رشتہ داروں کے نام پکارتے پھرتے دیکھے گئے۔" (پرتاپ ص۲ ۱۷/۱۱)

(۵) "ڈھاکہ ۱۰ نومبر۔ مشرقی پاکستان کے جن علاقوں میں طوفان اور سمندری سیلاب سے بھاری تباہی ہوئی وہاں سے اب ہیضہ کے پھوٹ پڑنے کی اطلاعات ملی ہیں اور اسی وجہ سے وہاں ریلیف پہنچانے کی کارروائیاں ٹھپ کرنے کا خدشہ پیدا ہو گیا ہے۔ حکام نے پہلی بار یہ تسلیم کیا ہے کہ اس سیلاب میں طوفان سے مرنے والوں کی تعداد تین لاکھ تک ہو سکتی ہے۔ حکام نے بتایا ہے کہ ہیضہ پھوٹنے کی وجہ سے دوائیں اور طبی امداد کا پہلا جہاز جزیرہ ہاتیہ میں لنگر انداز نہیں ہو سکا اور اسے جزیرہ سندویپ میں ہی جانا پڑا۔ اس علاقہ میں دس لاکھ ہیضہ کے ٹیکے اور دو لاکھ ٹن پینے کا پانی بھیجا گیا تھا۔

اتحادی سبھا کے پردھان مسٹر ایڈورڈ ہیرا اور سبھا کے سیکرٹری جنرل اوتھانٹ نے تمام ممالک سے اپیل کی ہے کہ وہ اس قیامت خیز تباہی میں پاکستان کی ہر ممکن امداد دیں۔ پاکستان کے پردھان یحییٰ خان نے سمندری سیلاب اور طوفان سے متاثرہ دو ہزار جزیروں پر پرواز کی اور انہوں نے بری اور بحری فوجوں کے تمام یونٹوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ ریلیف اور بچاؤ کارروائیاں تیز کر دیں۔ واضح رہے کہ اس روز طوفان کی رفتار ۲۴۰ کلومیٹر فی گھنٹہ تھی۔ اور اس کی وجہ سے بڑی بڑی سمندری لہریں ابھریں۔ ان لہروں اور طوفان نے وسیع علاقوں میں بھاری تباہی بپا کی۔ بتایا جاتا ہے کہ بعض علاقوں میں اب بھی کئی کئی گز گہرا پانی کھڑا ہے۔"

(پرتاپ جالندھر ص۹ ۱۸/۱۱)

(۶) "ڈھاکہ ۱۸ نومبر۔ ڈھاکہ ریڈیو اور اخبارات کے مطابق پانچ لاکھ لوگ ہلاک ہو چکے ہیں۔ سرکاری ذرائع کے مطابق ۱۲ جزیرے ایسے ہیں جو گنجان آباد تھے۔ اور جن کی ۸۰ فیصد آبادی کا کچھ پتہ نہیں چل رہا۔ نواکھلی ریجن کے کچھ علاقوں میں صرف ۱۵ فیصدی آبادی بچ گئی بتائی جاتی ہے۔ پاکستانی فوج جنگی سطح پر متاثر لوگوں کو کمبل اناج دوائیاں اور تعمیری سامان سپلائی کرنے میں مصروف ہے۔ ہزاروں مُردوں کو دفنانے اور مویشیوں کی لاشوں کو جلانے کا کام دن رات ہو رہا ہے۔ مگر اب کفن نہیں مل رہے جس کے بغیر دفنائی لاشیں سڑاند پیدا کر رہی ہیں۔"

(پرتاپ جالندھر ص۵ ۱۹/۱۱)

(۷) "راولپنڈی ۱۹ نومبر۔ پاکستان کے صدر جنرل یحییٰ خان نے اعلان کیا ہے کہ مشرقی پاکستان میں مرنے والوں کے ماتم کے طور پر آج شکروار (جمعہ) کو سوگ دوس منایا جائے گا۔ اس روز تمام سرکاری عمارتوں پر جھنڈے سرنگوں رہیں گے۔ مقامی اخبارات نے دعویٰ کیا ہے کہ مرنے والوں کی تعداد ۶½ لاکھ ہو گی۔ کہا جاتا ہے کہ ۳۴ سو مربع کلومیٹر جزیرہ میں ۲۲ لاکھ افراد بستے تھے خیال ہے کہ یہاں کی آبادی کے ۸۰ فیصد لوگ ہلاک ہو گئے۔ اس طرح یہ تعداد ۱۷½ لاکھ سے بھی بڑھ جاتی ہے۔" (پرتاپ جالندھر ص۱ ۲۰/۱۱)

کس قدر افسوسناک اور قابلِ رحم ہے اس المیہ کا شکار ہونے والوں کی حالت۔ باعثِ اطمینان ہے کہ اس ناگہانی آفت کے آتے ہی ساری دنیا کی توجہ اس خطہ کے مصیبت زدگان کی فوری ریلیف کی طرف ہو گئی۔ اور انسانی ہمدردی کی خاطر سب طرف سے امداد پہنچنے لگی۔ جو لوگ تو اس آفت کا شکار ہوئے انہیں تو اس دنیا میں واپس بلایا نہیں جا سکتا۔ البتہ جو زندہ بچ گئے ہیں اب ان کی مناسب دیکھ ریکھ کی ازحد ضرورت ہے۔ خدا کرے کہ اس خطہ کے رہنے والوں کی تکالیف جلد دُور ہوں۔ انہیں حالیہ حادثہ کو صبر کے ساتھ برداشت کرنے کی توفیق ملے۔

کیا ہی اچھا ہو کہ جس طرح اس وقت کے متمدن اور ترقی یافتہ ممالک مشرقی پاکستان کے مصیبت زدگان کی ریلیف کے لئے آگے آئے ہیں اسی طرح ایک دنیا اُس اصل کی طرف متوجہ ہو جو اس قسم کی آفات و مصائب کا حقیقی سبب اور وجہ ہے۔ خدا تعالیٰ کی پاک کتاب قرآن مجید نے بڑی وضاحت کے ساتھ اس بات پر روشنی ڈالی ہے کہ بسا اوقات ان آفاتِ ارضی و سماوی کا باعث اہلِ ارض کی وہ روحانی غلطیاں اور عظیم خطائیں ہوتی ہیں جن میں وہ مبتلا ہوتے ہیں۔ اور روحانی اصلاح ہی سے ان کا سلسلہ منقطع ہو سکتا ہے۔ یہ جو آفت اس وقت مشرقی پاکستان پر آئی یہ پہلی ہی نہیں جو دنیا میں اس طرح ظاہر ہوئی ہو بلکہ بیسویں صدی میں ایسی آفتوں کا ایک سلسلہ چل رہا ہے جس کے پیچھے وہی روحانی وجہ ہے جس کا ابھی ہم نے ذکر کیا۔ اسی پرچہ میں دوسری جگہ اخبار "ہند سماچار" میں شائع ہونے والی ایسی آفات کی ایک لمبی فہرست نقل کی جاتی ہے۔ کاش! دنیا اس سے عبرت حاصل کرے اور روحانی اصلاح کی طرف متوجہ ہو۔

نیکی اور تقویٰ جو انسانیت کا اصل زیور اور اس کی امتیازی شان ہے۔ آج دنیا سے معدوم ہو چکی ہے۔ خداشناسی جو انسانی زندگی کا اصل مقصد ہے اس کی جگہ خدا فراموشی نے لے لی ہے۔ وہ کون کونسی بدیاں اور بداعمالیاں ہیں جن میں آج کی دنیا مشغول نہیں۔ اس صورت میں آفاتِ سماوی و ارضی کا نزول چنداں تعجب انگیز نہیں۔

زیادہ افسوس کی بات تو یہ ہے کہ اس زمانہ کے روحانی مصلح کی واضح تنبیہ اور وارننگ کے باوجود دنیا نے اپنی روحانی اصلاح کی طرف مطلق توجہ نہ دی۔ مقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے اس زمانہ کی روحانی اصلاح اور مقدس بانیٔ اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کے خادم کے طور پر مبعوث ہوئے۔ آج سے ۶۲ سال پہلے نہایت درجہ واشگاف الفاظ میں وارننگ دیتے ہوئے فرما دیا تھا کہ:۔

(باقی دیکھیں ص۱۱ پر)

خطبہ جمعہ

بعثتِ حضرت مسیح موعودؑ کا مقصد یہ ہے کہ دُنیا میں حقیقی توحید اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت قائم ہو جائے

حجتِ اسلام کو دُنیا پر پوری کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ اس کیلئے ضروری ہے

کہ ہم عاجزانہ راہوں کو اختیار کریں نُصرتِ الٰہی پر یقین رکھیں اور دُعا کو اسکے کمال تک پہنچا دیں

میں اپنے بھائیوں اور بہنوں کو یہ کہتا ہوں کہ وہ سوز و گداز اور دلی تڑپ کے ساتھ دعاؤں کی طرف بہت متوجہ ہوں

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۹ر اخاء ۱۳۴۹ ہش مطابق ۹ر اکتوبر ۱۹۷۰ء بمقام مسجد مبارک ربوہ

حضور نے تشہد تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا :-

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں

"اے ارحم الراحمین ایک تیرا بندہ عاجز اور ناکارہ اور پُر خطا اور نالائق غلام احمد جو تیری زمین ہند میں ہے اس کی یہ عرض ہے کہ اے ارحم الراحمین! تو مجھ سے راضی ہو اور میری خطیات اور گناہوں کو بخش کہ تو غفور و رحیم ہے۔ اور مجھ سے وہ کام کرا جس سے تو بہت ہی راضی ہو جائے۔ مجھ میں اور میرے نفس میں مشرق اور مغرب کی دوری ڈال اور میری زندگی اور میری موت اور میری ہر ایک قوت جو مجھے حاصل ہے اپنی راہ ہی میں کر۔ اور اپنی ہی محبت میں مجھے زندہ رکھ اور اپنی ہی محبت میں مجھے مار۔ اور اپنے ہی کامل محبین میں مجھے اٹھا۔ اے ارحم الراحمین! جس کام کی اشاعت کے لئے تو نے مجھے مامور کیا ہے اور جس خدمت کے لئے تو نے میرے دل میں جوش ڈالا ہے اس کو اپنے ہی فضل سے انجام تک پہنچا اور اس عاجز کے ہاتھ سے حجتِ اسلام مخالفین پر اور ان سب پر جو اب تک اسلام کی خوبیوں سے بے خبر ہیں پوری کر۔ اور اس عاجز اور اس کے تمام محبوں اور مخلصوں اور ہم مشربوں کو مغفرت اور مہربانی کی نظر سے ظلِ حمایت میں رکھ کر دین و دُنیا میں آپ ان کا متکفل بن اور سب کو دارالرضا میں پہنچا اور اپنے رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے آل اور اصحاب پر زیادہ سے زیادہ درود و سلام و برکات نازل کر۔ آمین ثم آمین"

(الحکم ۳۱ اگست ۱۸۹۸ء از الفاظات خدا و ند کریم صفحہ ۱۷۱ بحوالہ الفضل ۱۱ر اکتوبر ۱۹۷۰ء)

پھر آپ فرماتے ہیں

"اے میرے قادر خدا! میری عاجزانہ دعائیں سُن لے اور اس قوم کے کان اور دل کھول دے اور ہمیں وہ وقت دکھا کہ باطل معبودوں کی پرستش دُنیا سے اُٹھ جائے اور زمین پر تیری پرستش اخلاص سے کی جائے اور زمین تیرے راستباز اور تیرے موحّد بندوں سے ایسی بھر جائے جیسا کہ سمندر پانی سے بھرا ہوا ہے اور تیرے رسول کریم محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور سچائی دلوں میں بیٹھ جائے آمین۔ اے میرے قادر خدا! مجھے یہ تبدیلی دُنیا میں دکھا اور میری دعائیں قبول کر جو ہر ایک طاقت اور قوت تجھ کو ہے۔ اے قادر خدا! ایسا ہی کر۔ آمین ثم آمین۔"

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴۶)

ان اقتباسات میں جو ابھی میں نے پڑھ کر سنائے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ

آپؑ کی بعثت کی غرض

یہ ہے کہ اسلام کی حجت تمام مخالفینِ اسلام پر پوری ہو اور اس کے نتیجہ میں وہ اسلام کے حُسن اور خوبیوں کو جاننے اور پہچاننے لگیں۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ آپؑ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کی حقیقی توحید انسانوں کے دل میں پیدا ہو جائے اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عظمت اور آپ کے حُسن و احسان کے جلوے بنی نوع کے دل کو منور کریں۔ اور پھر آپؑ نے اپنے متبعین کے لئے دعا فرمائی ہے جو اس کام میں آپؑ کے مددگار اور معاون بنیں۔

حجتِ اسلام بنی نوعِ انسان پر پوری کرنا آسان کام نہیں ہے۔ دُنیا اسلام کے حُسن اور اسلام کے احسان سے واقف نہیں لوگ اللہ تعالےٰ کی توحید پہچانتے ہی نہیں یا اس کی معرفت ہی نہیں رکھتے۔ اللہ تعالےٰ کے منکر ہیں یا اس کو بے بس اور کمزور سمجھتے ہیں اور

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جیسی عظیم ہستی

سے انہیں پیار نہیں۔ دُنیا اللہ اور اس کے محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے دور ہے۔ ہزار بدظنیاں ہیں، ہزار جہالتیں ہیں، جو غلط خیالات اور غلط تصورات دل میں جاگزیں ہیں تعصبات ہیں، یہ احساس ہے کہ انہیں سمجھنے اور سمجھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اسلام کو کمزور کرنے اور اس کے حُسن کو چھپانے کے لئے بے شمار منصوبے بنائے جاتے ہیں۔ تمام دنیا کی طاقتیں اسلام کے مقابلہ پر اکٹھی ہو گئی ہیں۔ ہمارے دل میں بنی نوع کی محبت ہے۔ اس لئے ان کو جہنم کی آگ سے بچانا بڑا اہم اور بڑا ضروری ہے۔ ہم جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غلام ہیں ہمیں چاہیئے کہ ہم آپؑ کی بعثت کی غرض کو پورا کرنے کے لئے

اپنا سب کچھ اللہ کی راہ میں قربان

کرنے والے ہوں۔ جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں خبردار کیا ہے کہ ہم عاجز اور کمزور ہیں۔ ہمیں اپنی ذات پر یا اپنی طاقتوں پر یا اپنے علم پر یا اپنی فراست پر یا اپنے جتھے پر بھروسہ نہیں کرنا چاہیئے۔ کیونکہ ظاہری لحاظ سے دُنیا کی دولت کے مقابلہ میں ہمارے پاس کوئی طاقت نہیں ہے۔ اور دُنیا کی تدبیروں کے مقابلہ میں ہماری تدبیر نہایت ہی عاجز اور کمزور ہے اور جہاں تک ہماری ذات اور ہمارے نفس کا تعلق ہے۔ ہمیں اس احساس کو اپنے دلوں میں زندہ اور قائم رکھنا چاہیئے کہ ہم لاشئے محض ہیں۔ اور انتہائی طور پر عاجز ہیں۔ اگر وہ ذمہ داری جو ہم پر ڈالی گئی ہے اس کا کروڑواں حصہ بھی ہم پر ذمہ داری ہوتی تب بھی ممکن نہیں تھا کہ ہم اس ذمہ داری کو اپنی طاقت سے نبھا سکتے۔ لیکن یہاں تو اس سے کہیں زیادہ ہم پر ذمہ داری ڈالی گئی ہے

یہ کوئی سہل اور آسان کام نہیں

کہ تمام بنی نوع انسان کے دلوں کو خدا اور اس کے رسولؐ کی محبت سے بھر دیا جائے اور اس طرح پر اسلام کی حجت کو ان پر پورا کر دیا جائے۔

تیسری بات جو یہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں بتائی ہے یہ ہے کہ جہاں ہمارے دلوں میں عاجزی اور بے کسی اور بے مائیگی کا احساس ہو اور شدت کے ساتھ زندہ احساس ہو وہاں ہمیں اس بات پر پختہ یقین رکھنا چاہیئے کہ

اللہ تعالیٰ ہی تمام قدرتوں کا مالک

اور سرچشمہ ہے۔ اور کوئی چیز اس کے سہارے کے بغیر قائم نہیں رکھی جا سکتی۔ اور نہ اس کی مدد اور نصرت کے بغیر حاصل کی جا سکتی ہے کمزور تو ہیں ہم۔ لیکن اگر ہمارا زندہ تعلق اپنے ربّ کریم سے پیدا ہو جائے تو ہم محض اس کی مدد اور نصرت کے ساتھ اپنی ذمہ داریوں کو نبھانے کے قابل ہو سکتے ہیں۔ یہاں ایک اور بات بتائی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت کے حصول کے لئے حقیقی دعاء کی ضرورت ہے۔ ہم دعا کے بغیر اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت کو حاصل نہیں کر سکتے۔ اس لئے جو دعا نہیں کرتا وہ اپنے بے نیاز اور غنی خدا سے دور رہتا ہے۔ جو اس کی پروا نہیں کرتا اللہ بھی اس کی پرواہ نہیں کرتا۔ دعاء حقیقی ہونی چاہیئے۔ دعا اپنی تمام شرائط کے ساتھ ہونی چاہیئے۔ لیکن دعاء ہونی چاہیئے۔ اس کے بغیر اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت کو حاصل نہیں کیا جا سکتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

دعا کے مضمون پر بڑی تفصیلی اور گہری بحث

کی ہے۔ ایک فلسفی دماغ کو بھی سمجھانے کی کوشش کی ہے اور ایک عام انسان کو بھی یہ سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ یہ ایک حقیقت ہے کہ قُلْ مَا یَعْبَؤُا بِکُمْ رَبِّیْ لَوْلَا دُعَآؤُکُمْ (سورہ فرقان آخری رکوع) کہ جب تک تم دعا کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے اپنے تعلق کو پختہ نہیں کرو گے اور اس کی قدرت اور طاقت کو جذب نہیں کرو گے اس وقت تک اللہ تعالیٰ تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ اور جب اللہ تمہاری مدد نہیں کرے گا تو تم اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس مختصر سی دعا میں ہم پر یہ واضح کیا ہے کہ اگر ہم اپنے مقصد کو پہچانتے ہیں جو یہ ہے کہ

حجتِ اسلام ساری دنیا پر

پوری ہو جائے۔ اگر ہم اپنے نفس کی عاجزی اور بے کسی کا احساس رکھتے ہیں۔ اگر ہم اپنے رب کی کامل طور پر معرفت رکھتے ہیں کہ جس کے نتیجہ میں انسان یہ سمجھتا ہے کہ جزئی کا تسمہ ہو یا تمام دنیا میں حجتِ اسلام کو پورا کرنا ہو۔ اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ہر دم اور ہر آن اپنی بقا اور اپنی جدوجہد میں کامیابی اور مثمر ثمرات ہونے کے لئے اللہ تعالیٰ کی قوت اور اس کی مدد و نصرت کی ضرورت ہے۔ اس لئے آج میں پھر

اپنے بھائیوں اور بہنوں کو یہ کہنا چاہتا ہوں

کہ وہ دعاؤں کی طرف بہت متوجہ ہوں۔ اور عاجزانہ طور پر اور عاجزی کے اس احساس کو شدت کے ساتھ اپنے دل میں پیدا کر کے اور سوز و گداز کے ساتھ اور ایک تڑپ کے ساتھ محبتِ ذاتیہ الٰہیہ کی آگ کے شعلوں میں داخل ہو کر وہ اپنے ربّ کے حضور پہنچنے کی کوشش کریں۔ تا کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیار کے پانی سے اس تپش محبت کو ٹھنڈا کر دے اور سرور محبت عطا فرما دے۔ ہمارے دلوں، دماغوں اور روح میں سرور پیدا کرے اور اللہ تعالیٰ ایسے سامان پیدا کرے کہ وہ مقصد جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا ہے اور جس کی ذمہ داری آج ہمارے کندھوں پر ہے ہم اس مقصد کے حصول میں کامیاب ہو جائیں۔ دنیا ہمیں عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھتی۔ ہم سے تحقیر سے پیش آتی ہے۔ ہمیں اس کی پروا نہیں۔ ہمیں جس چیز کی پروا ہے وہ یہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں عزت کو پائیں

دنیا ہمیں پہچانتی نہیں

اور چونکہ وہ ہمیں پہچانتی نہیں اس لئے ہزار قسم کے جھوٹ ہمارے خلاف بولے جا رہے ہیں۔ ہر شخص اس بات پر فخر محسوس کرتا ہے کہ وہ ہمارے خلاف زبان دراز کرے اور ہمارے خلاف جتنا چاہے جھوٹ بولے۔ اور دنیا کی سب طاقتیں ہمارے خلاف مجتمع ہو گئی ہیں اور اکٹھی ہو گئی ہیں وہ چاہتی ہیں کہ اسلام غالب نہ ہو لیکن خدا چاہتا ہے کہ اسلام غالب ہو۔ یہ عیسائی اور یہ مشرک اور یہ دہریہ اپنے ان منصوبوں میں کامیاب نہیں ہو سکتے کہ اسلام کو مغلوب کر دیں اور مغلوب رکھیں۔ اسلام ان پر ضرور غالب آئیگا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں پر یہی فیصلہ کیا ہے۔ لیکن زمین پر اس نے ہم پر یہ ذمہ داری عاید کی ہے کہ ہم

دُعا اور تدبیر کو کمال تک پہنچا کر

خدا تعالیٰ کے ان وعدوں کو اپنے نفسوں میں اور اپنی زندگیوں میں پورا کرنے کی کوشش کریں۔ ہم تو صرف اس حد تک کر سکتے ہیں جس حد تک اللہ تعالیٰ نے ہمیں ذرائع اور اسباب عطا کئے ہیں۔ ہم اس سے زیادہ نہیں کر سکتے لیکن

دعا بھی ایک تدبیر ہے

ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے دعا کو اس کے کمال تک پہنچانے کی قدرت رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ہم میں سے ہر ایک شخص کو یہ طاقت دی ہے کہ وہ اس کے حضور جب عاجزانہ جھکے تو گریہ و زاری اور سوز و گداز کو انتہا تک پہنچا کر ایک ایسی آگ اپنے گرد جلا دے اور اس آگ کو اتنا تیز کر دے کہ اس کا نفس باقی نہ رہے۔ اور اپنے اوپر ایک موت وارد کر دے تا کہ اللہ تعالیٰ سے ایک نئی زندگی پانے والا ہو۔ اور یہ نئی زندگی پانے کے بعد اسے اس رنگ میں اللہ تعالیٰ کی نصرت ملے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی غرض پوری ہو جائے۔ بس

دعاؤں کی طرف بہت ہی توجہ دیں

اور ہماری حقیقی دعا یہی ہے کہ اے خدا! جیسا کہ تو نے چاہا ہے ہمیں توفیق دے کہ ہم تیری مدد اور نصرت کے ساتھ حجتِ اسلام ساری دنیا پر پوری کرنے والے ہوں اور اسلام کا حسین چہرہ ہمارے وجودوں، ہمارے افعال و اقوال سے نظر آ جائے۔ وہ حقیقی توحید کی معرفت حاصل کریں اور سچا عشق اور محبت تیرے ساتھ پیدا ہو جائے

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت

کو، آپؐ کے جلال کو، اور آپؐ کی صداقت کو اور آپؐ کے حسن و احسان کو پہچاننے لگیں۔ اور اس پہچان اور معرفت کے نتیجہ میں ان کے دل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے معمور ہو جائیں

دعا ہماری زندگی کا، ہماری جدوجہد کا اور ہماری کوشش کا سہارا ہے۔ دعا کو اپنے کمال تک پہنچاؤ۔ اپنے رب پر پورا بھروسہ رکھو۔ کوئی بات اس کے آگے انہونی نہیں ہے۔ اگر اس کی رضا کو پا لوگے، اگر اس کی خوشنودی اور محبت کو حاصل کر لو گے تو دنیا جو چاہے کرے۔ دنیا کی آج کی طاقت اور کل کی طاقت مل کر بھی تمہیں غلبۂ اسلام سے روک نہیں سکتی اور تمہیں ناکام نہیں رکھ سکتی۔ اپنی انتہائی قربانیاں اپنی انتہائی عاجزی کے ساتھ اپنے ربّ کریم کے حضور پیش کرو۔ اور دعائیں کرو کہ وہ انہیں قبول کرے۔ اور اپنی مدد و نصرت کا وارث بنائے۔ تا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی غرض پوری ہو۔

(اللّٰھم اٰمین)

وصولی چندہ جات کے متعلق ایک ضروری اعلان

ہمارے جماعتی نظام کے تحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے وصولی چندہ جات کے لئے ہر جماعت میں سیکرٹریان مال مقرر ہیں۔ اور بڑی بڑی جماعتوں میں علاقہ واری محصلین مقرر ہوتے ہیں جو سیکرٹریان مال کی طرح ہی چندہ جات وصول کر کے چندوں کی رقوم فی الفور سیکرٹریان مال کے پاس پہنچا دیتے ہیں اور چندہ دہندگان کو رسیدات دیتے ہیں۔ لوکل کے دوسرے عہدیداران (امیر، پریذیڈنٹ، سیکرٹریان) کا دائرہ کار گو الگ الگ ہوتا ہے لیکن چونکہ سارا جماعتی کام باہم مربوط و منضبط ہوتا ہے اس لئے تمام عہدیداران جماعتی امور میں ایک دوسرے سے تعاون کرتے ہیں۔ اس لحاظ سے بطور تعاون اگر کوئی دوسرا عہدیدار کسی دوست سے چندہ وصول کرے تو اس کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ چندہ کی رقم فوری طور پر سیکرٹری مال کے پاس جمع کروا کر رسید چندہ دہندہ تک پہنچانے کا انتظام کرے۔ بہرحال ایک چندہ زیادہ سے زیادہ دو روز کے اندر اندر سیکرٹری مال کے پاس پہنچ کر رسید کٹ جانی چاہیئے۔ اگر کوئی دوسرا عہدیدار (سیکرٹری مال کے علاوہ) چندہ وصول کر کے بلا وجہ زیادہ عرصہ تک اپنے پاس رکھے تو یہی سمجھا جائے گا کہ اس نے سلسلہ کے اموال پر ناجائز تصرف کیا ہے سوائے اس کے کہ وہ عہدیدار کوئی حقیقی معذوری پیش کرے

کسی سیکرٹری مال کو یہ ہرگز اجازت نہیں ہے کہ وہ مرکزی چندوں کی رقوم میں سے کسی بھی مقامی عہدیدار یا فرد کو کوئی رقم بطور قرض دے۔ کیونکہ یہ امر سلسلہ کے اموال پر ناجائز تصرف کے مترادف ہے۔ سیکرٹریان مال کا فرض ہے کہ وہ چندوں کی رقوم جس قدر جلد ممکن ہو ساتھ کے ساتھ مرکز میں بھجوا دیا کریں۔

ناظر بیت المال (آمد) قادیان

اِس اُمّت کا عیسیٰ، موسیٰ و محمدؐ

از مکرم مولانا محمد ابراہیم صاحب قادیانی فاضل نائب ناظر تالیف و تصنیف قادیان

"دل پر اثرِ گنبدِ مینا نہیں ہوتا"
کے زیرِ عنوان مولانا محمد کفیل صاحب فاروقی لکھتے ہیں :- ؎

بیتاب تجلی ہے کفیل آج بھی لیکن
موسیٰ کی طرح آدمی پیدا نہیں ہوتا

(رسالہ برہان دہلی اگست ۱۹۷۰ء صفحہ ۱۳۸ جلد ۶۵ نمبر ۲)

اڈیٹر ہم نے عنوان اور شاعر کا نام دے کر نیچے ان کی نظم کے آخری شعر کو درج کیا ہے۔ اس کے بارے میں ہم یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ یہ کہنا کہ آسمانی برکات کا دروازہ بند ہو چکا ہے درست نہیں بلکہ ان کا سلسلہ دائمی و ابدی ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ
صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ

کی دعا سکھلائی ہے اور بتایا ہے کہ اس اُمّت کو وہ تمام انعامات و مدارج مل سکتے ہیں جو منعم علیہ گروہ کو ملے تھے۔ اگر ان انعامات و درجات کا دروازہ بند ہو چکا ہے تو یہ دعا سکھلانا نعوذ باللہ ایک دھوکا ہے۔ افسوس! لوگ یہ نہیں سوچتے کہ اس دعا کا تو مقصود یہ تھا کہ اس اُمّت میں جس طرح مثیلِ یہود پیدا ہوں گے ایسا ہی مثیلِ موسیٰؑ و مثیلِ عیسیٰؑ بھی پیدا ہوں گے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بتایا گیا تھا کہ خدا تعالیٰ ان کی مانند ایک نبی پیدا کرے گا۔ (استثنا ۱۸/۱۸) چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اسی پیشگوئی کے مطابق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کھڑا کیا اور فرمایا

اِنَّا اَرْسَلْنَا اِلَیْکُمْ رَسُوْلًا
شَاھِدًا عَلَیْکُمْ کَمَا اَرْسَلْنَا
اِلٰی فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا

(سورہ مزمل)

کہ ہم نے تمہاری طرف موسیٰؑ کی مانند شاہد رسول بھیج دیا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ موسیٰؑ کے بعد موسیٰؑ جیسے نبی کے آنے کا دروازہ بند نہیں ہو گیا تھا۔

ایسا ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنے مثیل کی پیشگوئی فرمائی تھی اور فرمایا تھا کہ اس کا نام بھی میرے نام سے مطابقت رکھتا ہوگا۔ گویا وہ بھی اپنے علم، اخلاق و روحانیت و نام کی رُو سے موسیٰؑ کا اور میرا مثیل ہوگا۔ چنانچہ اس کے مطابق ہمارے موجودہ زمانہ میں خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم و احسان سے اسے مسیح موعود کے رنگ میں کھڑا کر دیا۔ اور اسے جملہ انبیاء کا مثیل قرار دیتے ہوئے فرمایا

جَرِیُّ اللّٰہِ فِیْ حُلَلِ الْاَنْبِیَاءِ

کہ یہ خدا کا پہلوان ہے جو سب نبیوں کے لباس میں جلوہ گر ہوا ہے۔ نیز اسے خدا تعالیٰ نے الہاماً ۲۷ مارچ ۱۹۰۷ء کو فرمایا :-

"ایک موسیٰ ہے میں اس کو
ظاہر کروں گا اور لوگوں کے
سامنے اس کو عزت دوں گا"

(تذکرہ طبع اوّل صفحہ ۷۵۳)

یہ موسیٰ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود نبی اللہ علیہ السلام ہیں۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے سورۂ فاتحہ والی دعا سکھلائی اور اس کے مطابق اس اُمّت سے سلوک کیا ہے۔ یہ دعا اس اُمّت کو اس قدر عظیم الشان امید دلاتی ہے جس میں گزشتہ اُمتیں شریک نہیں کیونکہ تمام انبیاء کے کمالات متفرق تھے اور متفرق طور پر ان پر فضل اور انعام ہوا تھا۔ مگر اس اُمّت کو یہ دعا سکھلائی گئی کہ ان تمام متفرق کمالات کو تجھ سے طلب کرو۔ پس ظاہر ہے کہ جب متفرق کمالات ایک جگہ جمع ہوں گے تو وہ مجموعہ متفرق کی نسبت بہت بڑھ جائے گا۔ اسی وجہ سے کہا گیا ہے کہ

كُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ

یعنی تم اپنے کمالات کے رُو سے سب اُمتوں سے بہتر ہو اور یہ افضلیت بغیر عملی نمونہ کے ثابت نہیں ہو سکتی۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے جیسا نبیوں کے من گھڑت خدا کے مقابلہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا افاضۂ کمال ثابت کرنے کے لئے یہ وعدہ دیا ہے۔ اور عیسائیوں پر تازیانۂ عبرت لگایا ہے اور بتایا ہے اگر اس اُمّت کو ایسے مراتب و مدارج و برکات و انعامات نہیں مل سکتے تو یہ اُمّت خیرِ اُمّت نہیں ہو سکتی۔ مگر خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ اُمّت خیرِ اُمّت ہے۔ لہٰذا اس میں مثیلِ موسیٰ و عیسیٰ و مثیلِ آنحضرت صلعم پیدا ہو سکتے ہیں۔

پس مسلمانوں کو نا امید نہیں ہونا چاہیئے۔ اس اُمّت کے متعلق خدا تعالیٰ کے بڑے بڑے وعدے ہیں اور وہ انہیں پورا بھی کر رہا ہے۔

ایک زمانہ میں مسلم ریویو میں نکلا تھا کہ زمانہ کی موجودہ حالت ایک اور محمدؐ کا تقاضا کرتی ہے۔ مگر افسوس ہے کہ اس شان کا انسان دوبارہ پیدا نہیں ہو سکتا۔ یہ انتہائی مایوسی کا اظہار ہے گویا اب خدا تعالیٰ رحمۃ للعالمین نہیں رہا نعوذ باللہ من ذالک۔

علامہ اقبال نے بھی فخریہ فرمایا تھا کہ

"کاش کہ مولانا نظامی کی دعا اس زمانہ میں مقبول ہو اور رسول اللہ صلعم پھر تشریف لائیں اور ہندی مسلمانوں پر اپنا دین بے نقاب کریں"

(مکاتیبِ اقبال حصہ اوّل صفحہ ۴۲)

مگر افسوس ہے کہ جب خدا تعالیٰ نے یہ دعا قبول فرمائی اور آنحضرت صلعم کی بعثت ثانیہ بروز کے رنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے ظاہر ہوئی تو تمنا و آرزو رکھنے والے لیڈرانِ قوم نہ صرف اس سے محروم رہ گئے بلکہ تکذیب و تکفیر اور دشنام دہی کے ذریعہ سے اپنی بدبختی پر مہر ثبت کر گئے اور دنیا کی فرزدقوں اور امیدوں اور تمناؤں اور آرزوؤں کے برخلاف اللہ تعالیٰ کی رحمتِ جاریہ مستمرہ کا دروازہ اپنے اوپر ہمیشہ کے لئے بند قرار دے لیا۔ جو کہ ان کی اصلی بدبختی اور شقاوت کا نتیجہ ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ایسے تمام لوگوں کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ مامورِ زمانہ کو شناخت کر کے اسلام کی سربلندی کے لئے کوشاں ہوں — آمین

منقولات

بیسویں صدی کی ناگہانی آفات

۷۰ سال میں اتلافِ جان کی تفاصیل

نیویارک — ۲۰ نومبر۔ بیسویں صدی کے پہلے ستّر سال میں بہت سی ناگہانی آفات نازل ہو چکی ہیں۔ ان میں سے ایسی آفات جن میں ۱۰ ہزار یا اس سے زیادہ نقصانِ جان ہوا ذیل میں دی جاتی ہیں :-

۱۸۹۸ – ۱۹۰۸ء گلٹی دار پلیگ ہندوستان اور چین ۳۰ لاکھ
۸ مئی ۱۹۰۲ء۔ لاوا۔ ویسٹ انڈیز ۳۰ ہزار
۹ ستمبر ۱۹۰۶ء۔ ٹراپیکل طوفان۔ ہانگ کانگ ۵۰ ہزار
۱۹۰۷ء۔ گلٹی دار پلیگ۔ ہندوستان ۳۰ لاکھ
۲۸ دسمبر ۱۹۰۸ء۔ بھونچال۔ اٹلی اور سسلی۔ ایک لاکھ
۱۹۰۸ – ۱۹۱۸ء۔ گلٹی دار پلیگ چین ہند ۱۵ لاکھ
۱۹۱۰ – ۱۹۱۱ء۔ نمونیا پلیگ۔ منچوریا ۶۰ ہزار
۱۹۱۱ء۔ طغیانی (دریائے ینگسی) چین۔ ایک لاکھ
۱۹۱۵ء۔ زلزلہ۔ مرکزی اٹلی ۳۰ ہزار
۱۹۱۵ء۔ ٹائیفائڈ۔ سائبیریا ۱½ لاکھ
۱۹۱۷ – ۱۹۱۹ء۔ انفلوئنزا۔ دنیا بھر میں ۲۰۰ لاکھ
۱۹۱۷ – ۱۹۲۱ء۔ ٹائیفائڈ۔ روس ۲۵ – ۳۰ لاکھ
۱۹۲۰ء۔ گلٹی دار پلیگ۔ ہندوستان ۲۰ لاکھ
۱۹۲۰ء۔ زلزلہ۔ کانسو چین۔ ایک لاکھ ۸۰ ہزار
یکم ستمبر ۱۹۲۳ء۔ زلزلہ۔ ٹوکیو۔ یوکوہاما ۲ لاکھ
۱۹۲۴ء۔ ہیضہ۔ ہندوستان ۳ لاکھ
۱۹۲۶ – ۱۹۳۰ء۔ چیچک ہندوستان ۴۳ لاکھ
۲۶ دسمبر ۱۹۳۲ء۔ زلزلہ۔ کانسو چین ایک لاکھ ۸۰ ہزار
۳۱ مئی ۱۹۳۵ء۔ زلزلہ۔ کوئٹہ ۵۰ ہزار
۲۷ دسمبر ۱۹۳۹ء۔ زلزلہ صوبائی اناطولیہ ترکی ۳۰ ہزار
۱۶ اکتوبر ۱۹۴۲ء۔ طوفان۔ بنگال ۴۰ ہزار
ستمبر ۱۹۴۷ء۔ مصر ۱۰ ہزار
فروری مارچ ۱۹۶۰ء۔ زلزلہ اور سمندری لہر مراکو ۲۰ ہزار
اکتوبر ۱۹۶۰ء۔ طوفان اور سمندری لہر مشرقی پاکستان ۱۰ ہزار
ستمبر ۱۹۶۲ء۔ زلزلہ۔ ایران ۱۰ ہزار
۲۸ – ۲۹ مئی ۱۹۶۳ء۔ طوفان باد و باراں و سمندری لہر مشرقی پاکستان ۲۲ ہزار
۱۲ مئی ۱۹۶۵ء۔ طوفان۔ باریسال ۱۲ ہزار سے ۲۰ ہزار
۱۵ دسمبر ۱۹۶۵ء۔ طوفان۔ کراچی ۱۰ ہزار
۳۱ اگست ۱۹۶۸ء۔ زلزلہ۔ ایران ۱۲ ہزار

(روزنامہ ہند سماچار ۲۱ نومبر ۱۹۷۰ء صفحہ ۳)

ایمان کو تباہ کرنیوالی مرض - بدظنّی

از مکرم محمد انیس الرحمٰن صاحب شاہد

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:-
یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا کَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُکُمْ بَعْضًا اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا فَکَرِھْتُمُوْهُ وَاتَّقُوا اللّٰهَ - اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ
(الحجرات آیت ۱۳)

یعنی اے ایمان والو! بہت سے گمانوں سے بچتے رہا کرو۔ کیونکہ بعض گمان گناہ بن جاتے ہیں اور تجسّس سے کام نہ لیا کرو۔ اور تم میں سے بعض بعض کی غیبت نہ کیا کریں۔ کیا تم میں سے کوئی اپنے مُردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کرے گا۔ اگر تمہاری طرف یہ بات منسوب کی جائے تو تم اُس کو ناپسند کرو گے۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اللہ بہت ہی توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

بنیادی طور پر ظن دو قسم کے ہوتے ہیں۔ حُسنِ ظن اور سوءِ ظن۔ اور یہ دونوں ظن خدا تعالیٰ کے علاوہ اُس کے رسول اور دیگر بنی نوعِ انسان کے متعلق کئے جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے متعلق انسان جس طرح پر بھی گمان کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس شخص سے اُس کے گمان کے مطابق سلوک کرتا ہے۔ جب دنیا کی ہدایت کے لئے مامورین اور مرسلین کو بھیجتا ہے تو بعض لوگ اُن کے متعلق شکوک میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ جس کی وجہ سے وہ قبولِ حق کی سعادت سے محروم ہو جاتے ہیں۔ اُن کو خدا تعالیٰ کی معرفت حاصل نہیں ہو سکتی۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:-

"بدظنی ایک ایسا مرض ہے اور ایسی بُری بلا ہے جو انسان کو اندھا کر کے ہلاکت کے تاریک کنوئیں میں گرا دیتی ہے۔ بدظنی ہی ہے [illegible] نے ایک مردہ انسان کی پرستش [illegible]۔ بدظنی ہی تو ہے جو [illegible] ن کو خدا تعالیٰ کی صفات خالق، رحم، رازقیت وغیرہ سے معطل کر کے نعوذ باللہ ایک فرضی معطّل اور شئے بیکار بنا دیتی ہے الغرض اس بدظنی کے باعث جہنم کا بہت بڑا حصہ، اگر کہوں کہ سارا حصہ بھر جائے گا تو مبالغہ نہیں۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ماموروں سے بدظنی کرتے ہیں وہ خدا تعالیٰ کی نعمتوں اور اس کے فضل کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں"
(ملفوظات جلد اول ص۹۵ و ص۹۶)

حضرت اقدس ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:-
"میں سچ سچ کہتا ہوں کہ بدظنی بہت ہی بُری بلا ہے جو انسان کے ایمان کو تباہ کر دیتی ہے اور صدق اور راستی سے دور پھینک دیتی ہے اور دوستوں کو دشمن بنا دیتی ہے۔ صدیقوں کے کمال حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان بدظنی سے بہت ہی بچے اور اگر کسی کی نسبت کوئی سوءِ ظن پیدا ہو تو کثرت کے ساتھ استغفار کرے اور خدا تعالیٰ سے دعائیں کرے تاکہ اس معصیت اور اس کے بُرے نتیجہ سے بچ جاوے جو اس بدظنی کے پیچھے آنے والا ہے۔ اس کو کبھی معمولی نہیں سمجھنا چاہیئے۔ یہ بہت ہی خطرناک بیماری ہے جس سے انسان بہت جلد ہلاک ہو جاتا ہے۔ غرض بدظنی انسان کو تباہ کر دیتی ہے۔ یہاں تک لکھا ہے کہ جس وقت دوزخی لوگ جہنم میں ڈالے جائیں گے تو اللہ تعالیٰ اُن سے یہی فرمائے گا کہ تم نے اللہ تعالیٰ پر بدظنی کی الغرض سوءِ ظن نہ تو خدا تعالیٰ کے متعلق کرنا چاہیئے اور نہ ہی اس کے بندوں کے متعلق۔ کیونکہ سوءِ ظنی کا مطلب یہ ہوگا کہ ہم دوسروں کے باطن میں تصرف کرنے والے ہوں گے اور یہ بہت بڑا گناہ ہے"

حضرت مسیح موعودؑ ایک قصہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-
"میں نے ایک قصہ پڑھا ہے کہ ایک بزرگ اہل اللہ تھے انہوں نے ایک دفعہ عہد کیا تھا کہ میں اپنے آپ کو کسی سے اچھا نہ سمجھوں گا۔ ایک دفعہ ایک دریا کے کنارے پر پہنچے۔ دیکھا کہ ایک شخص ایک جوان عورت کے ساتھ کنارے پر بیٹھا روٹیاں کھا رہا ہے اور ایک بوتل پاس ہے۔ اس میں سے گلاس بھر بھر کر پی رہا ہے ان کو دور سے دیکھ کر اس نے کہا کہ میں نے عہد تو کیا ہے کہ اپنے کو کسی سے اچھا خیال نہ کروں مگر ان دونوں سے تو میں اچھا ہی ہوں۔ اتنے میں زور سے ہوا چلی اور دریا میں طوفان آ گیا۔ ایک کشتی آ رہی تھی وہ غرق ہو گئی وہ مرد جو عورت کے ساتھ روٹی کھا رہا تھا۔ اُٹھا غوطہ لگا کر چھ آدمیوں کو نکال لایا اور ان کی جان بچ گئی۔ پھر اس نے اس بزرگ کو مخاطب کر کے کہا کہ تم اپنے آپ کو مجھ سے اچھا خیال کرتے ہو۔ میں نے تو چھ کی جان بچائی ہے۔ اب ایک باقی ہے اسے تم نکالو۔ یہ سن کر وہ بہت حیران ہوا اور اس سے پوچھا کہ تم نے یہ میرا ضمیر کیسے پڑھ لیا۔ اور یہ معاملہ کیا ہے؟ تب اس جوان نے بتلایا کہ اس بوتل میں اس دریا کا پانی ہے اور یہ عورت میری ماں ہے۔ اور میں ایک ہی اس کی اولاد ہوں قوٰی اس کے بڑے مضبوط ہیں اس لئے جوان نظر آتی ہے۔ خدا نے مجھے مامور کیا تھا کہ میں اس طرح کروں تا کہ تجھے سبق حاصل ہو"
(البدر جلد اول ص۲ ۱۲ دسمبر ۱۹۰۳ء)

بدظنی انسانی اعمال کو ضائع کر دیتی ہے اور اسے تباہی کے گڑھے میں لے جاتی ہے۔ بدظنی ایمان کے درخت کی نشوونما نہیں ہونے دیتی بلکہ اسے جڑ سے کاٹ ڈالتی ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی کتاب الوصیت کے حاشیہ ص۲۶ میں تحریر فرماتے ہیں:-

"بدظنی ایک سخت بلا ہے جو ایمان کو ایسی جلدی جلا دیتی ہے جیسا کہ آتش سوزاں خس و خاشاک کو۔ اور وہ جو خدا کے مرسلوں پر بدظنی کرتا ہے خدا اس کا دشمن ہو جاتا ہے۔ اور اس سے جنگ کیلئے کھڑا ہو جاتا ہے اور وہ اپنے برگزیدوں کیلئے اس قدر غیرت رکھتا جو کسی میں اس کی نظیر نہیں پائی جاتی۔ میرے پر جب طرح طرح کے حملے ہوئے تو وہی خدا کی غیرت میرے لئے برافروختہ ہوئی؟"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے متعدد جگہ اپنی جماعت کو بدظنی جیسی بیماری اور زہر سے بچنے کی تلقین فرمائی ہے اور ایسے لوگوں کو جو بیعت کر کے سلسلہ میں ہوئے لیکن توہمات اور ظنون و گمان میں مبتلا رہے اپنے ایمان کی فکر کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔ فرمایا:-

"بدظنی سے بچو۔ جو شخص ایمان لاتا ہے اسے اپنے ایمان سے یقین اور عرفان تک ترقی کرنی چاہیئے۔ نہ یہ کہ وہ پھر ظن میں گرفتار ہو۔ یاد رکھو ظن مفید نہیں ہو سکتا۔ خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے اِنَّ الظَّنَّ لَا یُغْنِیْ مِنَ الْحَقِّ شَیْئًا۔ یقین ایک ایسی چیز ہے جو انسان کو بامراد کر سکتی ہے۔ یقین کے بغیر کچھ نہیں ہوتا۔ اگر انسان ہر بات پر بدظنی کرنے لگے تو شاید ایک دم بھی دنیا میں نہ گزار سکے۔ وہ پانی نہ پی سکے کہ شاید اس میں زہر ملا دیا ہو۔ بازار کی چیزیں نہ کھا سکے کہ ان میں ہلاک کرنے والی کوئی شے ہو۔ پھر کس طرح رہ سکتا ہے۔ یہ ایک موٹی مثال ہے اس طرح پر انسان روحانی امور میں اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے اب تو خود سوچ لو اور اپنے دلوں میں فیصلہ کر لو کہ کیا تم نے میرے ہاتھ پر جو بیعت کی ہے اور مجھے مسیح موعود حَکَم عدل مانا ہے تو اس ماننے کے بعد میرے کسی فیصلہ یا فعل پر اگر دل میں کوئی کدورت یا رنج آتا ہے تو اپنے ایمان کی فکر کرو۔ وہ ایمان جو خدشات اور توہمات سے بھرا ہُوا ہے کوئی نیک نتیجہ پیدا کرنے والا نہیں ہوگا۔ لیکن اگر تم نے سچے دل سے تسلیم کر لیا ہے کہ مسیح موعود واقعی حَکَم ہے تو پھر اس کے حکم اور فعل کے سامنے اپنے ہتھیار ڈال دو اور اس کے فیصلوں کو عزت کی نگاہ سے دیکھو تا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک باتوں کی عزت اور عظمت کرنے والے ٹھہرو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت کافی ہے وہ تسلی دیتے ہیں کہ وہ تمہارا امام ہوگا وہ حَکَم عدل ہوگا اگر اس پر تسلی نہیں ہوتی تو پھر کب ہوگی۔۔۔"
(ملفوظات جلد سوم ص۲۳۷)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بدظنی جیسی زہر سے ہمیشہ محفوظ رکھے
آمین

اللہ تعالیٰ کی قدرت کے جلوے

ایوبی

احمدیہ صوبائی کانفرنس رڑکی کی چند جھلکیاں

مخبرِ صادق سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہی سچ فرمایا ہے۔

الامام جنۃ یقاتل من ورائہ۔

رڑکی کانفرنس کے سلسلہ میں ہم نے حضور کی اس حدیث کی بچشم خود تصدیق ہوتی دیکھی اور یہ بھی دیکھا کہ امام کی کتنی برکات ہوتی ہیں۔ اخبار بدر میں قارئین یہ پڑھ چکے ہیں کہ رڑکی کانفرنس کے سلسلہ میں جب مخالفت کا سلسلہ روز بروز بڑھنے لگا۔ اور دیوبندی علماء نے کانفرنس کو ناکام کرنے کی جد وجہد تیز سے تیز تر کر دی تو اسکی تفصیلی اطلاع نظارت دعوت وتبلیغ قادیان کو دی گئی۔ اور نظارت نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کو حالات سے آگاہ کرتے ہوئے دعا کی درخواست کی جس پر امام ہمام نے اپنے قلم سے تحریر فرمایا

"اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کے جلوے دکھلائے"

چنانچہ کانفرنس میں شریک ہونے والے احباب نے قدرت کے ان جلووں کو بچشم خود دیکھا اور یہ جلوے ان کی تازگیٔ ایمان کا موجب ہوئے بعض جلووں کا ذکر کانفرنس کی رپورٹ میں آچکا ہے۔ چند مزید جلووں کا ذکر ہدیۂ قارئین ہے

۱۔ جب پور قاضی میں اس علاقہ کے چند احباب نے مل کر فیصلہ کیا کہ رڑکی میں صوبائی کانفرنس رکھی جاتے تو ساتھ ہی یہ بھی فیصلہ ہوا کہ رڑکی پہنچ کر حالات کا جائزہ لیا جائے۔ اور یہ دیکھا جائے کہ کس جگہ جلسہ ہو سکتا ہے۔ چنانچہ خاکسار۔ مظاہر حسن صاحب اور یعقوب احمد صاحب اس کام کی تکمیل کے لئے رڑکی پہنچے اور مختلف جگہوں کا جائزہ لینے کے بعد ٹاؤن ہال کی جگہ پسند کی گئی۔ اور اس کے لئے درخواست دے کر ٹاؤن ہال حاصل کر لیا گیا۔ اس وقت ٹاؤن ہال کا ملنا بھی ایک جلوہ تھا۔ کیونکہ ٹاؤن ہال کے مل جانے سے ہم لوگ اس امر پر مضبوطی سے قائم ہو گئے کہ رڑکی میں کانفرنس کی جائے گی۔ اگر اس وقت ہمیں ہال نہ ملتا تو اغلب تھا کہ ہم رڑکی میں کانفرنس کرنے کے بارہ میں کچھ تذبذب میں پڑ جاتے۔ چنانچہ ہال کے مل جانے میں سراسر قدرتِ خداوندی کا ہاتھ تھا۔ جس کی تفصیل یہ ہے کہ:۔

میونسپل کمیٹی کے چیئرمین ایک غیر مسلم ترلوکی ناتھ صاحب ہیں اور وائس چیئرمین ایک مسلمان سلطان احمد صاحب ہیں۔ ہم پہلے سلطان احمد سے ان کی دکان پر جا کر ملے اور اپنا مدعا بتایا۔ تو انہوں نے دبی زبان میں کہا کہ ٹاؤن ہال میں مذہبی جلسے نہیں ہوتے (حالانکہ یہ غلط تھا) اور ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ میں چیئرمین سے بات کروں گا۔ آپ لوگ کل کسی وقت مجھ سے مل لیں۔ جب ہم وہاں سے واپس لوٹے تو میں نے دوستوں سے کہا کہ سلطان احمد کی نیت تو اچھی معلوم نہیں ہوتی کیوں نہ ہم چیئرمین سے خود ہی جا کر مل لیں۔ دوستوں نے بھی اس کی تائید کی۔ چنانچہ تین بجے بعد دوپہر خاکسار اور مظاہر حسن صاحب میونسپل کمیٹی پہنچ گئے۔ ہمارے پہنچنے کے چند منٹ بعد چیئرمین صاحب آگئے اور ان کے ساتھ ہی ہم ان کے دفتر میں جا کر بیٹھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد سلطان احمد صاحب وائس چیئرمین بھی آگئے۔ ہم نے چیئرمین صاحب کے سامنے اپنا مدعا رکھا اور ہال و پارک کے ریزرویشن کے لئے درخواست ان کے سامنے رکھ دی۔ سلطان احمد صاحب وائس چیئرمین نے چیئرمین صاحب سے اس سلسلہ میں کچھ کہنا چاہا۔ وہ صرف ابھی اتنا کہہ پائے تھے کہ "یہ لوگ کل رات میرے پاس آئے تھے اور میں نے تو ان کو" ابھی ان کا فقرہ مکمل نہ ہو سکا تھا کہ چیئرمین صاحب نے کہا کہ ہم لوگ بخوشی یہاں جلسہ کریں ہماری طرف سے اجازت ہے۔ اس پر وائس چیئرمین صاحب نے اپنے فقرے کو مکمل کرنے کی پھر کوشش کی کہ "میں نے تو ان سے کہا تھا کہ مذہبی جلسے" (ان صاحب کا مطلب یہ تھا کہ چیئرمین صاحب سمجھ جائیں کہ میں اس ہال وغیرہ کے دینے کے حق میں نہیں) لیکن چیئرمین صاحب نے ان کے فقرہ کو مکمل ہونے سے پیشتر بلند آواز اور مسرت کے لہجہ میں کہا ہاں ہاں یہ لوگ یہاں بخوشی جلسہ کریں ہماری طرف سے اجازت ہے۔ اس پر سلطان احمد صاحب بھی خاموش ہو گئے بلکہ متعلقہ کلرک کو خود ہی بلا کر ہماری درخواست اس کے سپرد کر دی۔ اور کہا کہ اس کی منظوری کی چٹھی ٹائپ کر کے لائیں۔ چنانچہ تھوڑی دیر بعد چیئرمین کے دستخطوں سے یہ چٹھی مل گئی کہ احمدیہ کانفرنس کے لئے ٹاؤن ہال اور اس سے ملحقہ پارک ۲۵/۲۴ اکتوبر کے لئے ریزرو کیا جاتا ہے۔

ہال اور پارک کے ریزرو ہونے میں اس وقت محض قدرتِ خداوندی نے کام کیا۔ چیئرمین اپنی جگہ یہ سمجھ رہے تھے کہ سلطان احمد صاحب وائس چیئرمین ان کی تائید میں ہیں اسلئے بار بار کہتے۔ بیشک یہ جلسہ کریں اور وائس چیئرمین صاحب یہ سمجھے کہ شاید یہ لوگ چیئرمین سے پہلے کہیں مل چکے ہیں جو چیئرمین صاحب میری بات سنے بغیر ہال دینے پر آمادہ ہیں اس لئے انہوں نے ایک دو مرتبہ کچھ کہنے کی کوشش کی اور پھر خاموشی اختیار کر لی۔ اس طرح اس وقت ٹاؤن ہال اور پارک دلا کر اللہ تعالیٰ نے کانفرنس کے لئے ہمارے دلوں کو مضبوط کر دیا۔

(۲) ہال اور پارک ریزرو ہونے کے ساتھ ہی ہم نے کانفرنس کے انعقاد کا لٹریچر شروع کر دیا اور سب سے پہلے مسلمان احباب کے لئے ایک ہینڈ بل چھپوایا گیا جس کا عنوان تھا

"رڑکی چلو"

اس ٹریکٹ میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کی آمد اور جماعت احمدیہ کے کام کا قدرے تفصیلی ذکر تھا۔

رڑکی میں مسلمان مستورات کا اجتماع بھی کبھی کبھی سلطان احمد صاحب کی اہلیہ کی نگرانی میں ہوتا ہے جس میں وہ خود وعظ وغیرہ کرتی ہیں۔ محمد مظاہر حسن صاحب کی اہلیہ محترمہ ایک ایسے اجتماع کے موقعہ پر "رڑکی چلو" نامی ٹریکٹ لے کر مقام اجتماع میں پہنچ گئیں اور جونہی عورتیں جمع ہوئیں انہوں نے ٹریکٹ تقسیم کرنا شروع کر دیا۔ اور سلطان احمد صاحب کی بیوی نے شور مچانا شروع کیا۔ اسے مت پڑھو اسے مت پڑھو۔ تعلیم یافتہ عورتوں نے کہا کہ آخر کیا وجہ ہے کہ اس ٹریکٹ کے پڑھنے سے روکا جا رہا ہے۔ چنانچہ عورتوں نے ٹریکٹ لے کر مقام اجتماع سے باہر جانا شروع کر دیا اور عملی لحاظ سے وہ اجتماع اس دن بغیر کسی وعظ کے ختم ہو گیا۔ البتہ ہماری کانفرنس کا چرچا مستورات کے حلقہ تک بھی پہنچ گیا۔

ظاہر ہے کہ سلطان احمد صاحب کی اہلیہ نے اس سارے واقعہ کا تذکرہ اپنے خاوند سے کیا ہو گا جس سے متاثر ہو کر سلطان احمد صاحب نے چند لوگوں کی طرف سے ایک درخواست دلوا دی کہ ان کے جلسے سے فتنہ کھڑا ہو گا اس لئے ٹاؤن ہال اور پارک میں جلسہ نہ ہونے دیا جائے۔ چیئرمین صاحب چونکہ سلطان احمد صاحب کے زیر اثر تھے اس لئے انہوں نے پارک کی ریزرویشن [illegible] منسوخ کر دی۔ لیکن خدا کی قدرت کا جلوہ ہم نے یہ دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا انتظام میونسپل کمیٹی کے [illegible] کے ماتحت کروا دیا۔ چنانچہ جلسہ سے ایک روز قبل بعض غیر مسلم احباب ملاقات کے لئے آئے تو انہوں نے کہا کہ آپ نے اب جو جگہ جلسے کے لئے تجویز کی ہے وہ ٹاؤن ہال کے مقابلہ میں زیادہ موزوں ہے۔ وہاں کے مقابلہ میں یہاں جلسہ زیادہ کامیاب ہو گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

۳۔ رڑکی پہنچنے پر ہمارے پاس کوئی مکان نہ تھا جہاں مشن قائم کیا جا سکتا۔ ایک غیر مسلم پنجابی عورت نے ہم کو اپنا مکان کرایہ پر دے دیا۔ یہ مکان ایک مسجد کے [illegible] جب ہم نے یہ مکان لیا تو پہلی منزل پر صرف ایک کمرہ تھا۔ کمرہ چونکہ [illegible] تھا اس لئے اس کو [illegible] لیا گیا۔ اور [illegible] کے ساتھ مشن کا افتتاح کر دیا گیا۔ ظاہر ہے یہ کمرہ ہمارے لئے ناکافی تھا۔ کیونکہ محمد مظاہر حسن صاحب کو جو تبلیغ کے مجلس استقبالیہ کے سپرد کئے گئے [illegible] قیام کرنا تھا۔ اور مکرم مولوی محمد ایوب صاحب [illegible] صاحب احمدیہ [illegible] قیام کرنا تھا۔ لیکن قدرت [illegible] ساتھ مزید [illegible] کر دیا اور وہ یہ کہ مالک مکان نے اس کمرے [illegible] اپنے [illegible] ہی بڑا ایک اور کمرہ چند دنوں بعد [illegible] کر دیا۔ اس دوسرے کمرے کے تیار ہونے کی وجہ سے صحن بھی کشادہ ہو گیا۔ اور یہ دوسرا کمرہ بھی ہم نے کرایہ پر حاصل کر لیا۔ اور اس طرح ہماری ضروریات اس مکان سے پوری ہو گئیں۔

۴۔ مشن ہاؤس کھلنے کے بعد مسلمانوں کی طرف سے مخالفت بڑھنے لگی۔ اور مالکہ مکان کو مجبور کیا جانے لگا کہ مکان خالی کرا لیا جائے۔ مالکہ نے اس سے انکار کیا حتیٰ کہ مکرم مظاہر حسن صاحب اور مکرم مولوی محمد ایوب صاحب سے ہر قسم کا تعاون کیا۔ ایک دن چند مسلمان اس ارادے سے جمع ہوئے کہ محمد مظاہر حسن صاحب اور مولوی صاحب کو اس مکان سے نکال دیں اور ان کا سامان باہر پھینک دیں۔ تو مالکہ مکان کا [illegible] آیا اور اس [illegible] کون ان کا سامان باہر پھینکتا ہے اور کون ان کو مکان سے باہر نکالتا ہے۔ یہ میرا مکان ہے اور اس مکان میں وہ خوشی کے ساتھ رہ سکتے ہیں۔

۵۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت کا ایک جلوہ یہ [illegible] کوشش کی [illegible] کا انتظام [illegible] کی طرف [illegible] [illegible] [illegible]

منسٹری کانفرنس سے چند دن پہلے ختم ہو گئی۔ اسلئے یو۔پی کے کسی منسٹر کو لانے کا سوال ختم ہوا ہیں اسبارہ میں غور کر رہا تھا کہ دہلی میں مجھے ایک دوست نے کانفرنس کے افتتاح کے لئے پرائم منسٹر آف انڈیا کو APPROACH کرنے کا مشورہ دیا۔ لیکن مجھے بھی ان کا مشورہ لینا پسند آیا۔ لیکن انہیں سمجھا یا کہ چاند رام جی آج کل یہیں ہیں اور ان سے پی۔ آ۔ کے سامنے معاملہ رکھا اُنہوں نے بتایا کہ اندرا جی ان تاریخوں میں ہندوستان سے باہر ہوں گی۔ اسلئے ان کی اس جلسے میں شرکت مشکل ہے۔ منب جگ جیون رام صاحب ڈیفنس منسٹر دیر دوران کانگرس کیلئے سوچا گیا۔ اور ان کے ہاں پہنچے۔ وہاں پہنچنے پر پتہ چلا کہ ان کا پروگرام ان دنوں گوا میں جانے کا بن چکا ہے۔ اس کے بعد میں دہلی سے رڑکی چلا گیا۔ اور وہاں دوستوں نے مشورہ دیا کہ علاقہ کے ایم پی ٹھاکر یشپال سنگھ سے افتتاح کرالیا جائے۔ ٹھاکر صاحب کے بارہ میں معلومات کرنے پر پتہ چلا کہ وہ دہلی ہیں۔ میں دہلی پہنچا تو ان سے ملاقات نہ ہو سکی۔ کیونکہ وہ کسی جلسہ میں شرکت کے لئے مظفر نگر جا چکے تھے۔ اس کے بعد وہ اپنے مکان چلے گئے۔ میں نے رڑکی بذریعہ تار اطلاع کی مگر تار دیر سے ملا اور ٹھاکر صاحب اپنے گھر دوپہر قیام کر کے شام کو وہاں سے چلے گئے۔ غرضیکہ باوجود کوشش کے ان سے ملاقات نہ ہو سکی۔ تب میں نے فیصلہ کیا کہ ہمیں اس سال اس رنگ میں بھی خدا تعالیٰ کی قدرت کا جلوہ دیکھنا چاہیئے کہ بغیر کسی سیاسی شخصیت کے جلسے کا افتتاح کیا جائے۔ اور خدا اس میں خود برکت ڈالے گا۔ کانفرنس میں شریک ہونے والے دوستوں نے بچشم خود قدرت کا یہ جلوہ دیکھا کہ کسی سیاسی شخصیت کی آمد کے بغیر بھی ہزاروں لوگ ہمارے جلسہ میں تشریف لاتے رہے اور یہ کوشش ہو کر تقاریر کو سنا۔ ہاں مخالفین احمدیت نے جب یہ دیکھا کہ یہ لوگ تو جلسہ کر ہی رہے ہیں۔ تو انہوں نے جلسے کو ناکام کرنے کے لئے یہاں افواہ اڑائی کہ مسلمانوں کو جلسے میں شریک ہونے سے منع کیا جائے لیکن ۲۵ر اکتوبر کو ایک جلسہ بعد نماز مغرب مسجد میں رکھ دیا۔ پولیس افسران کو جب اس جلسہ کی اطلاع ملی۔ تو ایس ڈی ایم صاحب رڑکی نے مسلمانوں کے نمائندگان کو اپنے ہاں بلایا۔ ایس۔ ڈی۔ ایم صاحب نے مسلمان نمائندوں سے دریافت کیا کہ ۲۵ر تاریخ کو آپ نے کیا جلسہ رکھا ہے۔ جواب میں مسلمانوں نے کہا ہمارا اس قسم کا جلسہ ہوتا ہی رہتا ہے۔ ایس۔ ڈی۔ ایم نے فرمایا میں چاہتا ہوں کہ آپ ۲۵ر کو یہ جلسہ نہ کریں جس پر انہوں نے کہا کہ ہم تو کئی ہفتہ پہلے اس جلسے کا اعلان کر چکے ہیں (حالانکہ یہ جھوٹ تھا) اس لئے جلسہ کو ہونے دیا جائے۔ البتہ ہم یہ جلسہ مسجد کے اندر ہی کریں گے اور جو لوگ نماز پڑھنے آتے ہیں وہی شریک ہوں گے۔ اور ہم لاؤڈ سپیکر بھی استعمال نہ کریں گے۔ اس پر ایس۔ ڈی۔ ایم صاحب نے دریافت کیا کہ بی۔ ٹی۔ گنج (جہاں ہمارا جلسہ ہو رہا تھا) سے مسجد کتنی دور ہے تو بتایا گیا کہ تین چار فرلانگ کے فاصلہ پر ہے۔ تب ایس۔ ڈی۔ ایم صاحب نے کہا کہ بہتر تو یہ ہے کہ آپ اس تاریخ کو جلسہ نہ کریں۔ اور اگر کرنا ہی ہے تو مسجد کے اندر کریں۔ اور لاؤڈ سپیکر کا بھی استعمال قطعی نہ کریں چنانچہ مسلمانوں کے نمائندوں نے اس کا وعدہ ہمارے سامنے کرلیا۔ اور بعد ازاں بعد ۲۵ر اکتوبر جو جلسہ مسجد میں انہوں نے منعقد کیا اس میں صرف ۲۰ یا ۲۵ آدمی تھے۔ اور اس سے کہیں زیادہ مسلمان ہمارے جلسے میں شریک ہوتے تھے اور اس طرح یہ لوگ اپنے اس مقصد میں بری طرح ناکام ہوئے کہ وہ ہمارے جلسے کی حاضری کو کم کر دیں گے ۔ ۔ ۔ ۔ کی رپورٹ کے مطابق ہمارے پہلے دن کے جلسے میں ہی حاضرین ۵ ہزار سے اوپر تھی۔ جب جلسہ ختم ہوا۔ تو کوتوال صاحب حضرت میاں صاحب سے خود آکر ملے اور جلسے کی تقاریر پر بہت خوشی کا اظہار کیا۔ اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے یہ اشعار بار بار میری زبان پر جاری ہو رہے تھے۔

شریروں پہ پڑتے ان کے شرارے
نہ ان سے رُک سکے مقصد ہمارے
انہیں ماتم ہمارے گھر میں شادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

۷۔ مخالفت شروع ہونے پر میں سمجھ چکا تھا کہ اب رڑکی میں کھانا پکانے والے کبھی نہیں ملیں گے۔ میں نے قادیان نظارت دعوت و تبلیغ کو لکھا کہ اگر درویشوں میں سے بعض کھانا پکانے والے دوست آجائیں تو سہولت ہو گی۔ اگرچہ میں نے دہلی میں بعض باورچیوں سے بات چیت کی تھی۔ اور وہ رڑکی جانے پر آمادہ تھے۔ لیکن بوجہ غیر احمدی ہونے کے مجھے ان کی بابت یہی اندیشہ تھا کہ وہ غیر احمدیوں سے مل کر ہمارے مقصد کو ناکام کر سکتے ہیں۔ میں ۲۲ر اکتوبر کو شام دس بجے جب پوسٹر لے کر رڑکی پہنچا تو قدرت کا کیا جلوہ دیکھتا ہوں کہ ہمارا انچارج ہاؤس درویشان قادیان سے بھرا ہوا ہے۔ میں نے مولوی محمد ایوب صاحب اور دوسرے دوستوں سے دریافت کیا کہ کھانے کے لئے کیا بندوبست کیا گیا ہے تو مجھے بتایا گیا کہ چائے کا انتظام یہاں کیا ہے اور کھانے کے لئے آٹا وغیرہ ہوٹل پر بھیجا دیا ہے میں نے کہا کہ اب ہمیں اپنا ہی انتظام کرنا ہوگا۔ ہوٹل والے کو مسلمان روک دینگے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ جب آٹا اس کے پاس پہنچا تو مسلمان وہاں پہنچ گئے۔ اور اس کو روٹی لگانے سے منع کیا۔ چونکہ وہ وعدہ کر چکا تھا اسلئے اپنے وعدہ کو پورا کرنے کے لئے کسی اور تندور پر روٹیاں پکانے کے لئے اُس نے آٹا بھیج دیا لیکن نتیجۃً ہمیں روٹی دیر سے ملی اور بیشتر روٹی بھی بہت سا آٹا ہمارا چرا لیا گیا۔ اس پر درویشانِ قادیان میں سے وہ احباب جو اس کام کے واقف اور ماہر تھے اُنہوں نے لنگر لنگوٹے کس لئے اور ریسٹ ہاؤس میں ہی کھانا پکانے کے انتظامات شام تک مکمل کر لئے۔ اور ۲۳ر اکتوبر کی صبح سے ۲۷ر اکتوبر کی شام تک ریسٹ ہاؤس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا لنگر جاری رہا۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

اسی طرح انتظامی معاملات میں بھی درویشانِ قادیان نے بہترین مظاہرہ دکھایا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ میں ان تمام درویش بھائیوں کا جو رڑکی تشریف لائے اور ہمارے ساتھ ہر طرح بھرپور تعاون کیا اور اس طرح احمدیہ صوبائی کانفرنس کو کامیاب کیا شکریہ ادا کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ انہیں اس تعاون کا بہتر جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

قارئین کرام سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اس کانفرنس کے بہترین نتائج برآمد فرمائے۔ اور اس علاقہ میں احمدیت کا بول بالا فرمادے۔ آمین۔

خاکسار
بشیر احمد
صدر مجلس استقبالیہ صوبائی کانفرنس
وانچارج تبلیغ صوبہ یو۔پی

درخواستہائے دعا

☆ ——— مکرم وزیر محمد صاحب ہیڈ ماسٹر مڈل سکول دھری ولیوٹ اور مکرم برانچ پوسٹ ماسٹر صاحب دھری ولیوٹ جو غیر از جماعت دوست ہیں دینی دنیوی امور میں کامیابی کے لئے اور جماعت احمدیہ کی طرف شرح صدر اور راہنمائی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ ہر دو دوستوں نے بالترتیب دس اور پانچ روپے چندہ نشر و اشاعت ادا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ اور دونوں دوستوں کو جماعت کی طرف راہنمائی فرمائے اور دین و دنیا کی برکات و حسنات سے نوازے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

☆ ——— مکرم قریشی محمد عابد صاحب شاہجہانپور سے اطلاع دیتے ہیں کہ

والدہ محترمہ بوجہ علالت طبع از حد نحیف اور بے چینی میں مبتلا ہیں۔ احباب و بزرگان کی خدمت میں موصوفہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خصوصی دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار سید عبد المصوّر کشکی قادیان

☆ ——— خاکسار امسال سیکنڈ ایئر کا امتحان دے رہا ہے۔ نمایاں کامیابی کے لئے نمایاں کامیابی کے لئے احباب و بزرگان کی دعاؤں کا محتاج ہوں۔ خاکسار عنایت اللہ احمدی

☆ ——— خاکسار نے ایم۔ ای کے پہلے سمسٹر کا امتحان ماہ دسمبر میں شروع ہو رہا ہے۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت کی خدمت میں دعا کا خواستگار ہوں کہ مولا کریم اپنے فضل سے نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار محمد ساجد قریشی رڑکی یونیورسٹی (رڑکی)

☆ ——— میرے شوہر بیمار ہو کر ہسپتال میں زیر علاج ہیں اسی طرح میری بچی عمر ۱۴ سال کمزوری دماغ کے باعث پڑھنے سے معذور ہے ہر دو کی صحت کاملہ کے لئے خصوصی دعاؤں کی ملتجی ہوں۔

خاکسارہ
سعیدہ اختر (لدھیانہ)

رمضان المبارک کے فضائل و برکات

از مکرم مولوی بشارت احمد صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ بادگسیہ

اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے یا
یھا الذین امنوا کتب علیکم
الصیام کما کتب علی الذین
من قبلکم لعلکم تتقون ۔
اے ایمان والو روزے تم پر فرض کر دیئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلی قوموں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم متقی پرہیزگار بندے بن جاؤ۔ روزہ تطہیر قلوب و تزکیہ نفوس کا باعث ہے۔ ماہ رمضان نہایت ہی عظمت و برکت اور انوار سماویہ کے نزول کا مہینہ ہے۔ اس کی عظمت و بزرگی تمام اسلامی مہینوں پر فوقیت رکھتی ہے یہ ایسا مہینہ ہے جس میں صائم زہد و عرفان سے مالامال ہوتے ہیں۔ اس برکت والے ماہ کی برکات و فیوض کے فضائل اس قدر ہیں جس کے لئے ایک مبسوط مضمون کی ضرورت ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی سے روایت ہے کہ جب ماہ رمضان کا چاند نظر آتا تھا تو فخر موجودات محبوب دو جہاں حضرت رسول کریم صلعم یہ دعا پڑھتے تھے۔ اللھم بارک لنا فی رمضان وسھل لنا اشکالنا۔ اے اللہ ہمارے لئے ماہ صیام میں برکت عطا کر دیجئے۔ اور ہماری مشکلیں آسان کر دیجئے۔ اسی طرح حضرت ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضور فرماتے تھے کہ رمضان المبارک کا چاند نظر آتے ہی شیاطین قید کر دیئے جاتے ہیں۔ اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اور ہر روز خداوند کریم بہت سے گناہگاروں کو عذاب سے نجات دیتا ہے۔ اور نیک و صالح کام بجالانے والوں کو دس گنا ثواب عطا کرتا ہے اور برکت نازل کرتا ہے۔

روزہ کی جزا

حضرت عبادہ بن صامت رضی روایت فرماتے ہیں کہ حضور سرور دو عالم نے فرمایا مسلمانو! میرے رب نے ارشاد فرمایا ہے کہ یوں تو ہر ایک نیکی کا ثواب دس گنا دیتا ہوں لیکن الصوم لی وانا اجزی بہ کہ روزہ ایک ایسی عبادت ہے جو میرے لئے ہے اور میں اس کی جزاء دیتا ہوں (اور اس کی جزا میں خود بن جاتا ہوں)۔ اب جس کی جزاء رب دو جہان خود ہو جائے پھر اسے کس جزاء کی ضرورت ہے۔ پھر حضور فرماتے ہیں۔ الصوم جُنّۃ کہ روزہ ڈھال ہے جو شیطان کے حملوں سے بچاتی ہے اور ابلیس سے مامون رکھتی ہے۔

نیز آپ فرماتے ہیں روزہ دار کے منہ کی خوشبو میرے نزدیک مشک عنبر سے بھی زیادہ بہتر ہے۔ اور جو شخص صحت نیت اور صدق و اخلاص سے دن کو روزہ رکھے اور رات کو عبادت کرے اس کے سب پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

روزہ کے فوائد

روزہ رکھنے میں دراصل جسمانی تکلیف محسوس ہوتی ہے اور انسان محض اپنے خالق و مالک حی و قیوم کی رضامندی اور خوشنودی حاصل کرنے کے لئے بھوک اور پیاس کی تکلیف برداشت کرتا ہے اور اپنے جذبات و احساسات و خواہشات کو قربان کرتا ہے جس کی وجہ سے خداوند کریم از راہ کرم اپنے روزہ دار بندوں کو خاص طور پر عظیم الشان ثواب مرحمت فرماتا ہے اور اس کے سب گناہوں کو معاف کر دیتا ہے۔ روزہ داروں کی روح منور ہو جاتی ہے اور ان کے قلوب پاکیزہ ہو جاتے ہیں اس ماہ کی لگاتار ٹریننگ سے اس کے اندر صلاحیت و استعداد پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ باقی سارا سال گناہوں سے پرہیز کریں۔

روزہ کا مقصد محض بھوکا اور پیاسا رہنا نہیں بلکہ بے حیائی اور ناپسندیدہ حرکات سے بھی کلی مجتنب رہنا ہے یعنی روزے دار اپنے خیالات کا بھی تزکیہ اور زبان کو بھی تابع میں رکھے۔ غرضیکہ ہر ایک بری بات سے بچے۔ اگر ایسا کرے تو انسان چند دنوں میں وہ شرف کمال حاصل کر سکتا ہے جو انسان کامل کے لئے مختص ہے۔

روزہ کی حقیقت

ہر سہ پہر جس طرح اسلام کی تمام عبادتیں و ریاضتیں تمام مذاہب کی عبادتوں سے بہتر ہیں۔ اسی طرح روزہ بھی دنیا کے تمام اصلاحی ذرائع سے بہتر ہے۔ اور تمام فوائد کا جامع ہے۔ اسمیں تزکیہ روح بھی ہے اور تزکیہ نفس بھی۔ اسمیں سال بھر تک گناہوں سے مشق بھی۔ بھوک و پیاس کی شدت و اثر کا اپنی ذات پر امتحان بھی۔ اور دوسرے ابنائے جنس کی تکالیف کا احساس بھی اپنے آپ کو تکالیف و مصائب، دکھ و آلام کے وقت ثابت قدم رہنے کی مشق بھی۔ اور آئندہ شاندار کامیابی کے لئے جدوجہد بھی۔ کیا یہ حقیقت نہیں کہ وہ ضروریات حیات جو ہر ایک انسان کو زندگی میں پیش آتی ہیں۔ اور جن پر بعض اوقات انسان کی زندگی کا دار و مدار ہوتا ہے۔ وہ تمام اس کے اندر پائی جاتی ہیں۔

آپ ذرا غور کیجئے کہ جو شخص چند گھنٹے کھانا اور پینا صرف خدا کے لئے نہیں چھوڑ سکتا اور جو شخص ورزش چند گھنٹے کے لئے اپنی نفسانی خواہشات کو قابو نہیں کر سکتا وہ زندگی میں کیا کارہائے نمایاں کر سکتا ہے۔ اور بغیر زندگی اور صبر کے ان مراحل و مشکلات کو کس طرح عہدہ برآ ہو سکتا ہے۔

رمضان المبارک بڑی ہی نعمتوں اور برکتوں کا مہینہ ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس ماہ کی برکات و فیوض سے کما حقہ مستفیض ہونے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

دوست اپنا پورا زور لگائیں کہ ہر احمدی تحریک جدید میں حصہ لے

از بانی تحریک جدید حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تحریک جدید میں شمولیت کے بارہ میں حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۱۲ر تبلیغ ۱۳۲۳ ہش (۱۲ر فروری ۱۹۴۴ء) کے خطبہ میں فرمایا:-

"میں امید کرتا ہوں کہ جماعت کے دوست اپنا پورا زور لگائیں گے کہ ہر احمدی تحریک جدید میں حصہ لے۔ ہم نے جو یہ قاعدہ مقرر کیا ہے کہ کم از کم رقم وعدہ کی پانچ روپیہ ہو اس میں بھی حکمت ہے اگرچہ میں نے یہ اجازت دے دی ہے کہ اگر کوئی شخص پانچ روپیہ نہیں دے سکتا (حالانکہ یہ کوئی بڑی رقم نہیں ہے جو سال بھر میں نہ دی جا سکے) تو پانچ آدمی مل کر پانچ روپیہ دے دیں۔ اگر وہ آٹھ آنے دے سکتا ہے تو دس آدمی مل کر پانچ روپیہ دے دیں۔ بلکہ چاہے تو اسّی آدمی ایک ایک آنہ دے کر پانچ روپیہ دے دیں لیکن کم سے کم چندہ جو تحریک جدید میں لیا جاتا ہے وہ پانچ روپیہ ہو (ابتداء میں حضور نے یہ شرح کم از کم پانچ روپے کی بجائے دس روپیہ مقرر فرمادی تھی) کیونکہ میں نے دیکھا ہے کہ جب کسی کو نیکی حاصل ہو جائے تو اس کے بعد بجائے وہ پیچھے ہٹنے کے آگے بڑھتا ہے۔ سوائے اس کے کہ کوئی بالکل مردہ ہو جائے۔ اور ایسا شاذ ہوتا ہے۔ عام طور پر جب لذت پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ دوبارہ حصہ لے اور بڑھ چڑھ کر حصہ لے ....

پس جماعت کو چاہیئے کہ وہ تمام افراد کو کھینچ کر تحریک جدید میں شامل کرے۔ میں امید کرتا ہوں کہ اگر وہ پہلے اس میں تھوڑا حصہ بھی لیں تو بعد میں زیادہ حصہ لینے لگ جائیں گے۔"

اب جبکہ تحریک جدید کے نئے سال کا آغاز ہو چکا ہے اور متعلقہ عہدیداران احباب سے وعدہ جات حاصل کر رہے ہیں ان سے درخواست ہے کہ وہ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے اس ارشاد کی روشنی میں کوشش کریں کہ جماعت کا کوئی فرد بھی تحریک جدید میں حصہ لینے سے محروم نہ رہ جائے۔ اور صاحب حیثیت افراد سے ان کی حیثیت کے مطابق وعدہ جات لئے جائیں تاکہ وہ زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ہو سکیں۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

اعانت بدر — ہر مخلص احمدی کا فرض ہے۔ ہر آپ کے عطیہ سے بدر کی اشاعت اور بہتری کو تقویت ہوتی ہے

نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی مبارک تحریک

آپ کے مخلصانہ وعدوں کی ابتدائی ادائیگی نومبر میں ہونی ضروری ہے

اللہ تعالیٰ کے فضل سے بھارت کی جماعتہائے احمدیہ کے سینکڑوں مخلصین کو نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی مبارک تحریک میں فراخدلی سے وعدے لکھوانے کی توفیق ملی ہے اور یہ امر بہت خوشی کا موجب ہے کہ وعدوں کی ابتدائی ادائیگی کے سلسلہ میں اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے بہت سے احباب نے بروقت بلکہ وقت سے پہلے ادائیگی کر دی ہے وہ احباب جن کی طرف سے ابھی تک ادائیگی نہیں ہوئی ان کی خدمت میں انفرادی طور پر خطوط تحریر کئے جا چکے ہیں۔ ایسے احباب نوٹ فرمائیں کہ ان کے وعدوں کی ادائیگی مندرجہ ذیل طریق پر ہونی ضروری ہے :-

۱۔ پانچ ہزار کے وعدہ میں سے دو ہزار روپیہ نومبر میں ادا ہونا ضروری ہے

۲۔ دو ہزار " " پانچ سو " " " " "

۳۔ پانچ سو " " دو سو " " " " "

ناظر بیت المال آمد قادیان

نیا نظام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ اپنی تقریر "نظام نو" میں فرماتے ہیں :-

"نئے نظام وہی لاتے ہیں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے دنیا میں مبعوث کئے جاتے ہیں۔ جن کے دلوں میں نہ امیر کی دشمنی ہوتی ہے نہ غریب کی بے جا محبت ہوتی ہے۔ جو نہ مشرقی ہوتے ہیں نہ مغربی۔ وہ خدا تعالیٰ کے پیغامبر ہوتے ہیں اور وہی تعلیم پیش کرتے ہیں جو امن قائم کرنے کا حقیقی ذریعہ ہوتی ہے۔ پس آج وہی تعلیم امن قائم کرے گی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ آئی ہے۔ اور جس کی بنیاد "الوصیت" کے ذریعہ ۱۹۰۵ء میں رکھ دی گئی ہے۔"

پس جماعت کے ہر مرد و عورت کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قائم فرمودہ نظام وصیت کے مطابق جلد سے جلد وصیتیں کرینی چاہئیں

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

زکوٰۃ

● اسلام کا ایک اہم اور بنیادی رکن ہے

● ہر صاحب نصاب پر اس کی ادائیگی فرض ہے

● کوئی دوسرا چندہ زکوٰۃ کا قائم مقام تصور نہیں کیا جا سکتا۔

● زکوٰۃ مومنوں کے مال کو پاک کرتی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کی رو سے زکوٰۃ کی تمام رقوم مرکز میں آنی چاہئیں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

چندہ جلسہ سالانہ

چندہ جلسہ سالانہ بھی چندہ عام اور حصہ آمد کی طرح لازمی چندوں میں سے ہے۔ جو کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک سے جاری ہے اور اس کی شرح ہر دوست کی سال میں ایک ماہ کی آمد کا دسواں حصہ یا سالانہ آمد کا $\frac{1}{120}$ مقرر ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کی تعمیل میں اس چندہ کی سو فیصدی وصولی جلسہ سالانہ سے قبل ہونی ضروری ہے تاکہ جلسہ سالانہ کے کثیر اخراجات کا انتظام بروقت سہولت کے ساتھ ہو سکے۔

جلسہ سالانہ کی مد میں اب تک وصولی کی پوزیشن کا جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ متعدد جماعتہائے احمدیہ ہندوستان نے تا حال اس چندہ کی ادائیگی کی طرف کما حقہٗ توجہ نہیں دی۔ اور بعض جماعتیں ایسی بھی ہیں جن کی طرف سے ابھی تک اس مد میں کوئی رقم وصول نہیں ہوئی۔ لہٰذا جملہ احباب جماعت و عہدیداران مال اور مبلغین کرام سے درخواست کی جاتی ہے کہ چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کی طرف خاص توجہ دے کر عند اللہ ماجور ہوں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے تمام احباب جماعت کو اس چندہ کی جلد از جلد سو فیصدی ادائیگی کی توفیق بخشے۔ آمین۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

جلسہ سالانہ سے واپسی پر ریلوے ریزرویشن کا انتظام

جلسہ سالانہ قادیان سے واپسی پر جو احباب دفتر ہذا کے ذریعہ امرتسر سے اپنی سیٹوں کی ریزرویشن کروانا چاہتے ہوں ان سے درخواست ہے کہ وہ رقم کے ساتھ مندرجہ ذیل کوائف بھی فوری طور پر ارسال فرمائیں تاکہ بروقت ریزرویشن کا انتظام کیا جا سکے۔ عین جلسہ کے موقع پر جبکہ وقت بہت تنگ ہوتا ہے ریزرویشن کا انتظام بہت مشکل ہو جاتا ہے۔

(۱) سفر کنندگان کے نام اور رقم

(۲) درجہ جس میں ریزرویشن مقصود ہے

(۳) تاریخ سفر از امرتسر

(۴) کہاں تک کی ریزرویشن مطلوب ہے۔

افسر جلسہ سالانہ قادیان

مرکزی مساجد میں اعتکاف

رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں مقامی طور پر مسجد مبارک اور مسجد اقصیٰ میں جن احباب کو اعتکاف بیٹھنے کی سعادت نصیب ہوئی ہے اُن کے اسماء درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جملہ احباب کو ان بابرکت ایام میں اپنی بے شمار رحمتوں سے نوازے۔ آمین۔ ایڈیٹر

مسجد اقصیٰ

مکرم محمد شریف صاحب گجراتی امیر معتکفین

" حاجی خدا بخش صاحب

" فضل الرحمٰن صاحب

عزیزم سید محمد فاروق متعلم مدرسہ احمدیہ

" مظہر احمد فضل "

" بشارت احمد حیدر "

" عقیل احمد "

مسجد مبارک

مکرم مولوی سید بدر الدین صاحب امیر معتکفین

" مولوی بشیر احمد صاحب خادم

" مولوی برکت علی صاحب انعام

" عبد العزیز صاحب ہالینڈ

" محمد ابراہیم خالد صاحب حیدر آبادی

" عبد الجلیل صاحب

مشرقی پاکستان میں قیامت خیز طوفان ۔ بقیہ اداریہ صفحہ ۲

" وہ دن نزدیک ہیں بلکہ مَیں دیکھتا ہوں کہ دروازے پر ہیں کہ دنیا قیامت کا نظارہ دیکھے گی ۔ اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہونگی کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے یہ اس لئے کہ نوعِ انسان نے خدا کی پرستش چھوڑ دی اور تمام دل اور تمام ہمت اور خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے ہیں ۔ اگر مَیں نہ آیا ہوتا تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی پر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے وہ مخفی ارادے جو ایک بڑی مدت سے مخفی تھے ظاہر ہو گئے ۔ جیسا کہ خدا نے فرمایا وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ۔ اور توبہ کرنے والے امان پائیں گے ۔ اور وہ جو بلا سے پہلے ڈرتے ہیں ان پر رحم کیا جائے گا ــــــ

کیا تم خیال کرتے ہو کہ تم ان زلزلوں سے امن میں رہو گے ۔ یا تم اپنی تدبیروں سے اپنے تئیں بچا سکتے ہو ؟ ہرگز نہیں انسانی کاموں کا اس دن خاتمہ ہوگا ــــ

یہ مت خیال کرو کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے اور تمہارا ملک ان سے محفوظ ہے مَیں تو دیکھتا ہوں کہ شاید ان سے زیادہ مصیبت کا منہ دیکھو گے ۔

اے یورپ ! تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں اور اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا ۔ مَیں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں ۔ وہ واحدِ یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے اور وہ چپ رہا ۔ مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا ۔ جس کے کان سُننے کے ہوں سُنے کہ وہ وقت دُور نہیں ۔ مَیں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں پر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے ۔ مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے ۔ نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا ۔ اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے ۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے ۔ توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے ۔ جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی ۔ اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مُردہ ہے نہ کہ زندہ ۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۶ و ۲۵۷ مطبوعہ ۱۹۰۸ء)

ہم بڑی محبت کے ساتھ ہر سنجیدہ مزاج سے درخواست کرتے ہیں کہ ایک طرف اس المیہ کی خبروں کو پڑھیں جو مشرقی پاکستان میں قیامت خیز طوفان کی صورت میں ظاہر ہُوا اور دوسری طرف مقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے انتباہ کی عبارت بالخصوص خط کشیدہ حصہ پر غور کریں ۔ کیا مشرقی پاکستان کی اس ہولناک تباہی کا منظر پیشگوئی کے ان الفاظ سے کچھ بھی مختلف نظر آتا ہے ؟ کاش دنیا ان سب تلخ تجربات کے بعد تو اپنی روحانی اصلاح کی طرف متوجہ ہو اور ان واقعات سے سبق حاصل کرے ــــ تا آئندہ کی تباہی و بربادی سے بچ جائے !!

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغ

احمدیہ کیلنڈر ۱۳۵۰ ہجری شمسی !

بمطابق ۱۹۷۱ عیسوی

احباب اور جماعتوں کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے سالِ آئندہ ۱۳۵۰ ہجری شمسی (بمطابق ۱۹۷۱ء) چار جاذبِ نظر رنگوں پر مشتمل کیلنڈر شائع کیا جا رہا ہے ۔ یہ کیلنڈر مندرجہ ذیل خصوصیات کا حامل ہوگا :-

① جلی حروف میں آیت قرآنی کیلنڈر کو روشن کر رہی ہوگی ۔ ② آفسٹ پر چونکہ حضور علیہ السلام اور خلفائے کرام کے فوٹو صاف نہیں آتے تھے اس لئے ان کی جگہ چند بیرونی مشنوں سے تعلق رکھنے والے فوٹو دئے جا رہے ہیں ۔ ③ کیلنڈر میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے " اسلام کا مستقبل " احمدیت کا مستقبل " پر انگریزی میں دو اقتباسات ہوں گے ۔ ④ کیلنڈر میں تاریخیں ، دن وغیرہ انگریزی حروف میں درج کرکے تمام علاقوں کے لئے یکساں فائدہ مند بنایا گیا ہے ۔ ⑤ سالِ آئندہ میں جو تعطیلات منعقد ہوں گی ان کا بھی ذکر کیا جائے گا ۔ ⑥ کیلنڈر دیدہ زیب ، خوشنما اور اعلیٰ آرٹ پیپر پر شائع کیا جا رہا ہے ۔ ⑦ کیلنڈر کے اوپر نیچے مضبوط ٹین کی پتریاں لگی ہوں گی ۔ تاکہ کیلنڈر دیر تک کار آمد رہے ۔

ان سب خوبیوں کے باوجود اس کی قیمت پچھتر پیسے (0-75 P.) رکھی گئی ہے ۔ جملہ عہدیداران اور احباب جماعت کو خیال رکھنا چاہیئے کہ حضور کا ارشاد ہے کہ ہر گھر میں اور جماعتوں میں ایسے کیلنڈر آویزاں کئے جائیں ۔ جماعتیں اور احباب مطلع کریں کہ کتنی تعداد میں کیلنڈر ان کو بھجوائے جائیں ۔ نیز جلسہ سالانہ پر آنے والے احباب اور جماعتیں نظارت دعوۃ و تبلیغ سے کیلنڈر خرید فرما سکتی ہیں ۔ اس طرح اخراجات ڈاک کی بچت رہے گی ۔

ایک کیلنڈر ڈاک کے ذریعہ بھجوانے پر ایک روپیہ مع ڈاک خرچ پڑے گا ۔ زیادہ کیلنڈر منگوانے کی صورت میں اخراجات ڈاک کم ہوں گے ۔

احباب حضور کے ارشاد کی تعمیل میں ہجری شمسی تقویم کو فروغ دینے کیلئے زیادہ تعداد میں کیلنڈر خریدیں ۔ کیلنڈر ۳۰ × ۲۰ سائز آرٹ پیپر پر شائع ہوگا ۔

قیمت 0-75 P. اخراجات پیکنگ و ڈاک بذمہ خریدار ہوں گے

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

درخواستِ دعا

خاکسار کے خسر محترم سید محمود علی صاحب کرنولی گزشتہ رمضان سے پیٹ کے ناسُور وغیرہ امراض میں مبتلا ہیں باوجود مناسب علاج معالجہ کے تاحال افاقہ نہیں ہُوا اور کمزوری بڑھتی ہی جا رہی ہے ۔ چند دنوں سے بخار اور دستوں کی مسلسل شکایت شروع ہوئی ہے ۔ انہوں نے اعانت بدر کے لئے مبلغ پانچ روپے ارسال کرتے ہوئے اپنی صحتِ کاملہ کے لئے جملہ بزرگان و احباب جماعت سے دعا کی درخواست کی ہے ۔ خاکسار : محمد کریم الدین شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان ۔

سپیشل گم بوٹ

جن کے آپ عرصہ سے متلاشی ہیں !

مختلف اقسام ، دفاع ۔ پولیس ۔ ریلوے ۔ فائر سروسز ۔ ہیوی انجینئرنگ ۔ کیمیکل انڈسٹریز ۔ مائینز ۔ ڈیریز ۔ ویلڈنگ شاپس ، اور عام ضرورت کے لئے دستیاب ہو سکتی ہیں !

گلوب ربڑ انڈسٹریز !

★ آفس و فیکٹری : ۸ پربھورام سرکار لین کلکتہ ۱۵ فون نمبر ۲۳ ــ ۳۲۷۴
★ شو روم : ۲ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ ۱ فون نمبر ۲۳ ــ ۲۰۱
★ تار کا پتہ : گلوب ایکسپورٹ
[GLO]BE EXPORT

یہ مت خیال فرمایئے

کہ آپ کو اپنی کار یا ٹرک کے لئے اپنے شہر سے کوئی پُرزہ نہیں مل سکتا ۔ اور یہ پُرزہ نایاب ہو چکا ہے آپ فوری طور پر ہمیں لکھیئے یا فون یا ٹیلیگرام کے ذریعہ رابطہ پیدا کیجئے ۔ کار اور ٹرک پٹرول سے چلنے والے ہوں یا ڈیزل سے ہمارے ہاں ہر قسم کے پرزہ جات دستیاب ہو سکتے ہیں ۔

آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگو لین کلکتہ ۱

AUTO TRADERS 16 MANGOE LANE CALCUTTA-1

تار کا پتہ { "AUTOCENTRE" } فون نمبرز { 23—1652 / 23—5222 }

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج
جس کی فطرت نیک ہے وہ آئے گا انجام کار

تشنہ بیٹھے ہو کنارے جوئے شیریں حیف ہے
سرزمین ہند میں چلتی ہے نہر خوشگوار

یَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ وَیَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ

ترجمہ: تجھے دُور دراز علاقوں سے امداد ملے گی اور تیرے پاس لوگ بکثرت آئیں گے۔ (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد۔ (الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

قادیان دارالامان میں جماعت احمدیہ کا اُناسی واں ۷۹

عظیم الشان جلسہ سالانہ

بتاریخ ۱۸، ۱۹، ۲۰ فتح ۱۳۴۹ ہش
دسمبر ۱۹۷۰ء

بروز جمعہ ہفتہ اتوار

تحقیق حق اور تعلیم اسلام و صداقت احمدیت معلوم کرنے کا

بہترین و نادر موقعہ

پیشوایان مذاہب کی تعظیم اور امن و اتحاد کے قیام کے متعلق تقاریر

مقام اجتماع ——— محلہ احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور

حضرت امام جماعت احمدیہ کے روح پرور پیغام کے علاوہ ذیل کے روحانی و علمی موضوعات پر جماعت احمدیہ کے عُلماء خطاب فرمائینگے

۱۔ خدا تعالیٰ اپنی قدرت نمائی سے اپنی ہستی کا ثبوت دیتا ہے۔
۲۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا پر احسانات۔
۳۔ قرآن مجید اور احادیث کی پیشگوئیاں دورِ حاضرہ سے متعلق۔
۴۔ موجودہ زمانہ کے مسائل اور ان کا حل اسلام میں۔
۵۔ جماعت احمدیہ اور خدمت قرآن۔
۶۔ موعود اقوام عالم۔
۷۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں۔
۸۔ حضرت بابا نانکؒ کی تعلیمات اور اسلام۔
۹۔ دنیا میں احمدیت کا اثر و نفوذ۔
۱۰۔ برکات خلافت۔
۱۱۔ جماعت احمدیہ کی مالی قربانیاں اور ان کے خوشکن نتائج۔
۱۲۔ ذکرِ حبیبؐ۔
۱۳۔ حضرت امام جماعت احمدیہ مغربی افریقہ میں۔

نوٹ:- (۱) پاکستان سے بھی زائرین کے تشریف لانے کی توقع ہے۔ (۲) جلسہ کے دوران میں کسی کو سوال کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ (۳) ہمارا جلسہ سالانہ خالص روحانی اور مذہبی جلسہ ہے۔ اس تقریب کا سیاست سے کوئی تعلق نہیں۔ (۴) مہمانوں کے قیام و طعام کا انتظام صدر انجمن احمدیہ کے ذمہ ہوگا البتہ موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔ (۵) مردانہ جلسہ کا پروگرام زنانہ جلسہ گاہ میں سنا جائیگا البتہ درمیانی دن عورتوں کا الگ پروگرام

خاکسار: مرزا وسیم احمد ناظر دعوت و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)